زادِ راہ
مجموعہ کلام
حمد، نعت، سلام، منقبت و نوحہ جات
مرزا محمد صابر شکیب
ناشر
ادارۂ احیاءِ تراث اسلامی، کراچی، پاکستان
The Foundation for the revival of Islamic Heritage,
Karachi, Pakistan

زادِ راہ

مجموعہ کلام

حمد، نعت، سلام، منقبت و نوحہ جات

مرزا محمد صابر شکیب

ناشر

جعفر پبلشنگ ہاؤس و ادارۂ احیاءِ تراث اسلامی، کراچی، پاکستان

The Foundation for the revival of Islamic Heritage,
Karachi, Pakistan

پہلا ایڈیشن

جون......2018ء

نام کتاب : مجموعہ کلام زادِ راہ

شاعر : مرزا احمد صابر نقیب

کمپیوٹرائزڈ کمپوزنگ : احمد گرافکس

ناشر : جعفر پبلشنگ ہاؤس و ادارۂ احیاءِ تراث اسلامی، کراچی، پاکستان

تعداد اشاعت : ۵۰۰

ہدیہ : 300

ملنے کا پتہ

احمد بک سیلرز

اسٹاکسٹ و جنرل آرڈر سپلائرز

718/20 فیڈرل بی ایریا، کراچی

فون: 021-36364924

Email: sh.jafri786@gmail.com

انتساب

یہ مجموعہ کلام میں نہایت عقیدت وانکساری سے دختر رسولؐ منبع انوار سیدۃ النساء العالمین جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے حضور منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

احقر

مرزا محمد صابر شکیبؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

شاعر انسانی جذبات، رجحانات اور معاشرے کی ترجمانی کرتا ہے۔ شاعر جس قدر وسیع النظر ہو اس کی شاعری میں بھی اسی قدر وسعت اور سچائی پائی جاتی ہے۔ شاعری پر کئی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں، ان میں خصوصاً ماحول، تعلیم و تربیت، مشاہدات اور احساسات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

مرزا صابر شکیبؔ کا تعلق ایک علمی گھرانے سے ہے۔ آپکے چچا پروفیسر مولانا مرزا محمد اشفاق شوقؔ لکھنوی معروف خطیب و شاعر ہیں۔ مرزا صابر شکیبؔ متعدد کتب کے مولف ہیں۔ ''زادِ راہ'' حمد، نعت، سلام، منقبت اور نوحہ جات پر مشتمل مجموعہ کلام ہے جو صاحبانِ مودت کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے۔ پاکیزہ خیالات، معرفت و حقیقت نگاری کے ساتھ سادگی، روانی، سلاست جیسی کئی خوبیاں اس مجموعہ کلام کا خاصہ ہیں۔

''زادِ راہ'' میں چہاردہ معصومین علیہم السلام اور شہیدانِ کربلا پر تاریخی اعتبار سے نوحہ جات مرقوم ہیں جو ایامِ عزا کی مناسبت سے ہیں۔ مجھے امید ہے بحق محمدؐ و آلِ محمدؐ قارئین کرام اس سے مستفید ہو کر اجرِ رسالت ادا فرمائیں گے۔

شہنشاہ جعفری (ایڈووکیٹ)
ناظمِ اعلیٰ، جعفر پبلشنگ ہاؤس و احیاء تراث اسلامی، کراچی (پاکستان)

فہرست

حمد باری تعالیٰ

نعت

سلام و منقبت اور نوحہ جات

جناب فاطمہؑ

حضرت امام حسن علیہ السلام

حضرت امام حسین علیہ السلام

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

حضرت امام رضا علیہ السلام

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

حضرت امام نقی علیہ السلام

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام

حمد باری تعالیٰ

کن فکاں سرِ کردگار میں ہے

کن فکاں سرِ کردگار میں ہے
بندگی رب کے اختیار میں ہے

مالک الملک ہے تو عالم کا
ساری دنیا تیرے حصار میں ہے

سانس لینا کسی کے بس میں نہیں
ہر نفس تیرے اختیار میں ہے

اے خدا تیری جلوہ آرائی
دشت و صحرا میں سبزہ زار میں ہے

کی عطا آدمی کو دانائی
روشنی صبحِ نو بہار میں ہے

آئینہ سامنے ہے قدرت کا
جلوہ حدِ نظر حصار میں ہے
لم یلد ہے وہی ولم یولد
یہ صفت ربِ کردگار میں ہے
کامیابی ہر ایک بشر کی شکیبؔ
اے خدا تیرے اختیار میں ہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

تو جو جلوہ نما نماز میں ہے
بندگی تیرے فخر و ناز میں ہے
سارے عالم کا مقدر ہے نشیب
مالکِ دو جہاں فراز میں ہے

☆☆☆☆☆

نعت رسول مقبولؐ

جب بہرِ مدد شاہ مدینہ آئے

جب بہرِ مدد شاہ مدینہ آئے
گرداب سے ساحل پہ سفینہ آئے

جنت کے نظاروں کو نہ مڑ کر دیکھوں
جب سامنے نظروں کے مدینہ آئے

آقا کا کرم ہو جو میری کشتی پر
طوفانِ بلا خیز میں جینا آئے

دامن ہو اگر ہاتھ میں تیرا آقا
جینے کا زمانے کو قرینہ آئے

کردار کی حاصل ہو جو دولت ہم کو
اس دم رخِ باطل پہ پسینہ آئے

ہو ذکر تیرا لب پہ گوہر آنکھوں میں
یوں تیری محبت کا قرینہ آئے

ہو لطف و کرم شاہ مدینہ کا شکیبؔ
انسان کو جینے کا قرینہ آئے

☆☆☆☆☆

قطعہ

جس کو نسبت شہ ابرار سے ہے
دور وہ شخص ہر آزار سے ہے

تخت شاہی سے نہ دربار سے ہے
جو ملا ہے تیری سرکار سے ہے

جہانِ رنگ و بو کی ابتدا ہو یا رسول اللہؐ

جہانِ رنگ و بو کی ابتدا ہو یا رسول اللہؐ
بلندی کی تم ہی تو انتہا ہو یا رسول اللہؐ

ہوں آنکھوں میں گوہر لب پہ ثنا اور ہاتھ جالی پر
تیرے روضے پہ یوں تیرا گدا ہو یا رسول اللہؐ

تمہارے در پہ آقا میں سوالی بن کے آیا ہوں
مجھے حسنینؑ کا صدقہ عطا ہو یا رسول اللہؐ

نہ دیکھوں خلد کو مڑ کر جو دیکھوں گنبدِ خضریٰ
نمازِ عشق طیبہ میں ادا ہو یا رسول اللہؐ

شبِ معراج تھی زیرِ قدم قوسین کی منزل
خیال و فکر سے بھی ماورا ہو یا رسول اللہؐ

نزع کا وقت ہو اور لب پہ تیرا نام ہو آقاؐ
میرا سر تیرے قدموں میں جھکا ہو یا رسول اللہؐ

پلٹ جائیں گے طوفاں سر میری کشتی سے ٹکرا کر
شکیبؔ ناتواں کا آسرا ہو یا رسول اللہؐ

☆☆☆☆☆

بگڑے ہوئے بنتے ہیں سب کام مدینے میں

بگڑے ہوئے بنتے ہیں سب کام مدینے میں
آقا کی عنایت ہے ہر گام مدینے میں

ہر صبح مدینے میں ہر شام مدینے میں
ملتا ہے میرے دل کو آرام مدینے میں

آتے ہیں ہاتھ خالی جاتے ہیں بھر کے دامن
ہوتے ہیں فقیروں پہ اکرام مدینے میں

میں نعت لکھ رہا ہوں ہے وجد کا اک عالم
کوثر کا میرے لب پہ ہے جام مدینے میں

آ کے تو ذرا دیکھو سرکار کی چوکھٹ پہ
جنت کے نظارے ہیں ہر گام مدینے میں

وہ کربلا میں آ کر شبیرؓ نے سنایا
نانا نے جو دیا تھا پیغام مدینے میں

یہ چاند ستارے سب صدقہ ہیں محمدؐ کا
ہر صبح سنورتی ہے ہر شام مدینے میں

آقاؐ کے در پہ آکر بدلا ہے زندگی کو
پایا ہے مجبوں نے انعام مدینے میں

سردار تھے جنت کے آغوش میں آقا کے
جنت کے نظارے تھے یہ عام مدینے میں

کشتی میری طوفاں سے ساحل پہ شکیبؔ آئی
آقا کا لیا میں نے جو نام مدینے میں

☆☆☆☆☆

قطعہ

مدینہ ہو نظر میں خلد کا دیدار ہو جائے
جو آئے در پہ تیرے صاحب کردار ہو جائے
فضائل کا ادا اس کے کبھی حق ہو نہیں سکتا
نظر میں جو خدا کے احمد مختارؐ ہو جائے

☆☆☆☆☆

لبوں پہ جس کے ذکرِ مصطفیٰؐ ہو

لبوں پہ جس کے ذکر مصطفیٰؐ ہو
کسی آفت میں کیوں وہ مبتلا ہو

بلندی فکر کی آقاؐ عطا ہو
خیال و فکر کی تم انتہا ہو۔

نہیں جچتی نظر میں اس کے شاہی
جو در کا آپؐ کے آقاؐ گدا ہو

تمہارے دم سے ہے رونق جہاں کی
تمہیں تو دونوں عالم کی بنا ہو

ہو سایہ سر پہ ربِ دو جہاں کا
تمہارا آسرا روزِ جزا ہو

ادا ہر آن ہو اجرِ رسالت
یہی ہر لمحہ ہونٹوں پہ دعا ہو

شکیبؔ ہو کیا بیاں توصیف اس کی
جو شاہ دیں ہو محبوب خدا ہو

☆☆☆☆☆

قطعہ

جس کو اللہ نے محبوب بتایا اپنا
اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا سایہ اپنا
منزل عشق میں موسیٰ کی رسائی نہ ہوئی
جلوہ خالق نے محمدؐ کو دکھایا اپنا

قطعہ

جسمِ اطہر کا نہ سایہ ہونا
پیکرِ نور کے اعجاز میں ہے
قابَ قوسین زیرِ پائے رسولؐ
یہ شرف آپ کے اعزاز میں ہے

تاجدارِ حرم اے حبیبِ خدا

تاجدارِ حرم اے حبیبِ خدا
قابَ قوسین ہے آپ کے زیرِ پا
آئے عرشِ بریں سے ہیں خیر الوریٰ
مرحبا مرحبا نورِ صلِ علیٰ

چودہ روشن ہوئے عظمتوں کے چراغ
مل گیا آدمی کو خدا کا سراغ
تیرگی میں ملا روشنی کا پتہ
مرحبا مرحبا نورِ صلِ علیٰ

توڑ ڈالا غلامی کی زنجیر کو
آ کے بدلا زمانے کی تقدیر کو
آقائے دو جہاں رہبر و رہنما
مرحبا مرحبا نورِ صلِ علیٰ

نسب اعلیٰ مودت کا حقدار ہے
بچہ بچہ دو عالم کا سردار ہے
تاجدار حرم اے حبیب خدا
مرحبا مرحبا نورِ صلِ علیٰ

لہجہ پاک ہے بالیقیں دل نشیں
آپؐ کا دونوں عالم میں ثانی نہیں
فرش تا عرش ہے نور پھیلا ہوا
مرحبا مرحبا نورِ صلِ علیٰ

سارا عالم ہے سرکارؐ کا مدح خواں
آپؐ کے زیرِ فرماں ہیں کون و مکاں
ہیں شکیبؔ زیرِ فرماں زمین و زماں
مرحبا مرحبا نورِ صلِ علیٰ

☆☆☆☆☆

آقا کا جو دنیا میں سہارا نہیں ہوتا

آقا کا جو دنیا میں سہارا نہیں ہوتا کوئی بھی زمانے میں ہمارا نہیں ہوتا
کشتی میری طوفاں سے نہ آتی باہر مشکل میں اگر تم کو پکارا نہیں ہوتا
ہوتی نہ جو اس دل میں مودت تیری جینا مجھے دنیا میں گوارا نہیں ہوتا
کھلتا نہ کوئی پھول نہ خوشبو ہوتی گلشن میں اگر ذکر تمہارا نہیں ہوتا
ہوتا نہ اگر لطف و کرم آقا کا تو سامنے کشتی کے کنارا نہیں ہوتا
ملتی نہ کبھی منزلِ مقصود شکیبؔ جو نام میرے لب پہ تمہارا نہیں ہوتا

بنائے خلقِ عالم کا امیر انس و جاں ہونا

بنائے خلقِ عالم کا امیر انس و جاں ہونا شرف بعد خدا ہے رحمتِ کون و مکاں ہونا
علیؑ نفسِ پیغمبرؐ ہیں کیے معراج کے جلوے علیؑ کا ذکر ہے ثابت نبیؐ کی داستاں ہونا
کھلا کعبہ میں در مولا علیؑ تشریف جو لائے سمجھ میں آ گیا تیرہ رجب کو لامکاں ہونا
بہتر کے لہو سے رنگ ابھرے ہیں محبت کے زمینِ کربلا کا دیکھے دنیا آسماں ہونا
اسے کہتے ہیں ہم اہلِ ولا معراج کی منزل نبیؐ کی پشت پر جانِ نبیؐ کا سارباں ہونا
زباں مولا علیؑ کی اور ارشادِ خداوندی شرف اعلیٰ شبِ معراج قدرت کی زباں ہونا
زمینِ کربلا کو ہے سدا نسبت بہتر سے مقامِ سجدہ گاہ ہے کربلا کا آسماں ہونا
شکیبؔ آقا نے رکھے تھے قدم جس خاک پر آ کر وہاں کے ذروں سے ہوتا ہے ظاہر کہکشاں ہونا

وہ جس نے چاند کو ٹکڑے کیا ہے

وہ جس نے چاند کو ٹکڑے کیا ہے — تو اس سے ہمسری کیا کر رہا ہے
وہ جس کا عرش پہ چرچا رہا ہے — اسی کے در پہ سر میں نے رکھا ہے
عرب کی سر زمیں ہے تپتا صحرا — نبیؐ کے روضے کی ٹھنڈی ہوا ہے
در آقا پہ حر نے سر رکھا ہے — عمر بھر کی قضا پل میں ادا ہے
جو در کا آپؐ کے آقا گدا ہے — گدا وہ بادشاہوں سے بڑا ہے
ہر اک نعمت ہے ان کے در کا صدقہ — تو ٹکڑوں پر نبیؐ کے پل رہا ہے
جہاں چودہ نظر آتے ہیں یکساں — نظر کے سامنے وہ آئینہ ہے
نظر میں کربلا دل میں مدینہ — شکیبؔ آقا کی میرے یہ عطا ہے

☆☆☆☆☆

انتخاب

ہو اس کے پاؤں کی نالین کی قیمت ادا کیوں کر
نظر میں جو خدا کے احمدِ مختارؐ ہو جائے

☆☆☆☆☆

ہوئے اس شان سے خیر الوریٰ داخل مدینے میں

ہوئے اس شان سے خیر الوریٰ داخل مدینے میں
چڑھا پروان حق، مٹنے لگا باطل مدینے میں

نظارے روح پرور دید کے قابل مدینے میں
یہاں ظاہر میں رہتا ہوں میرا دل ہے مدینے میں

کھلا رحمت کا در جب رحمت اللعالمینؐ آئے
خدا کی رحمتیں ہونے لگیں نازل مدینے میں

یہاں کی خاک پر رکھے تھے آقا نے قدم اپنے
زمیں کا ذرہ ذرہ ہے ماہِ کامل مدینے میں

چراغ پنجتن روشن ملائک کی ثناء جاری
سجی پھولوں سے ہے صلِ علیٰ محفل مدینے میں

مے حب علی پی کر رکھا سر خاکِ طیبہ پر
مجھے کونین کی دولت ہوئی حاصل مدینے میں

کسی طوفان کا مجھ کو رہا نہ خوف دنیا میں
میری کشتی کو جب سے مل گیا ساحل مدینے میں

ستارہ کن کی منزل پر جو چمکا عرش اعظم پر
بنائے خلقتِ عالم کا ہے حاصل مدینے میں

جو بابِ علم سے ہو کر ہیں شہرِ علم میں آئے
شکیبؔ انساں نظر آئے وہی کامل مدینے میں

☆☆☆☆☆

قطعہ

درِ نبیؐ پر کروں جو سجدہ تو بات میری بنی رہے گی
نہ پہنچوں جب تک تمہارے در پر حزیں ہے دل بے کلی رہے گی
شکیبؔ جب تک ہے سانس باقی نگاہ در پر لگی رہے گی
میں مر بھی جاؤں تو آنکھ میری ولا میں تیری کھلی رہے گی

☆☆☆☆☆

خدائی میں ہے سب سے مرتبہ اعلیٰ محمدؐ کا

خدائی میں ہے سب سے مرتبہ اعلیٰ محمدؐ کا
خدا شاہد ہے ہیں دونوں جہاں صدقہ محمدؐ کا

زمیں تھی نہ زماں تھا بس اسی کی کبریائی تھی
خدا تھا اور خدا کے سامنے جلوہ محمدؐ کا

جدا ہوتا نہیں آلِ نبی سے آپؐ کا شیدا
نظر آتا ہے اہل بیتؑ میں جلوہ محمدؐ کا

خدائی کیا ہے، محبوب خدا کی جلوہ آرائی
زمیں تا عرش ہے پھیلا ہوا جلوہ محمدؐ کا

ہمارا کچھ نہیں یہ ہے عطا سب میرے مولا کی
زمانہ کھا رہا ہے آج تک صدقہ محمدؐ کا

فضائل کہہ رہے ہیں جانب طیبہ چلے آؤ
بہاریں کہہ رہی ہیں دیکھ لو جلوہ محمدؐ کا

نہ ہو ثانی کوئی اللہ کے محبوب داور کا
کیا ظاہر نہ یوں اللہ نے سایہ محمدؐ کا

پڑھوں صلِ علیٰ وقت اجل شہؐ کی زیارت ہو
لگاؤں اپنی آنکھوں سے جو نقشِ پا محمدؐ کا

شکیبؔ ناتواں پر ہے کرم یہ میرے آقاؐ کا
ہے سرمہ خاکِ طیبہ دل میں ہے جلوہ محمدؐ کا

☆☆☆☆☆

تیری چاہت میں جو دل مچلتا نہیں

تیری چاہت میں جو دل مچلتا نہیں — آئینہ اس کے دل کا اجلتا نہیں
اپنے روضے پہ آقاؐ بلا لو مجھے — آنکھ لگتی نہیں دل بہلتا نہیں
خلق کرتا نا خالق جو محبوب کو — نقش دنیا میں کوئی ابھرتا نہیں
وہ نہ دیتے جو شمس و قمر کو ضیاء — روشنی کا تصور ابھرتا نہیں
گر سہارا نہ دیتے جو مشکل کشاء — گرنے والا زمیں پر سنبھلتا نہیں
وہ نہ دیتے بہاروں کو جو رنگ و بو — پھول گلشن میں کوئی مہکتا نہیں
وہ ہے سینے میں پتھر نہیں دل شکیبؔ — شوق دیدار میں جو تڑپتا نہیں

خدا کا نور ہے خیر البشر ہے

خدا کا نور ہے خیرالبشر ہے ثناء جتنی بیاں ہو مختصر ہے
جو دیکھا تجھ کو دل کے آئینے میں تو ہی تو ہے نہیں اپنی خبر ہے
جو تیرے در سے آقاؐ بے خبر ہے نصیحت اس کے دل پر بے اثر ہے
میری فکر رسا یوں معتبر ہے تیری سرکار میں شام و سحر ہے
در سرکار پہ جس کی نظر ہے زمیں پر ہے مگر رشک قمر ہے
جہاں سے دین کی ملتی خبر ہے وہی در تو میرے آقاؐ کا در ہے
جو شہر علم میں در سے ہو داخل شکیبؔ انساں وہی تو معتبر ہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

حب دنیا نہ جنت کی خواہش مجھے
بس مدینے کی مجھ کو ہوا چاہیے
مل گیا در جسے مصطفےٰؐ کا شکیبؔ
اب بھلا اس کو دنیا میں کیا چاہیے

☆☆☆☆☆

سلام و منقبت

ادراک میں کچھ ایسی روانی ہو جائے

ادراک میں کچھ ایسی روانی ہو جائے
جو لفظ لکھوں بحرِ معنی ہو جائے

یوں دل میں اتر جائے غمِ سرور دیں
سینے میں ہو پتھر بھی تو پانی ہو جائے

حق سے نہ پھرے، ہو جو اجل دامن گیر
کردار میں، گفتار میں ہانی ہو جائے

ہو ذکرِ مصائب یوں بیاں مجلس میں
ہر آنکھ میں کوثر کی روانی ہو جائے

ظاہر ہوں مودت کے گوہر آنکھوں میں
آقا جو تیری فیض رسانی ہو جائے

ہر آنکھ میں آنسو ہوں فغاں ہونٹوں پہ
اصغرؑ کی بیاں تشنہ دہانی ہو جائے

ہے ساتھ علم مشکِ سکینہؑ کے شکیبؔ
ہر آنکھ میں دریا کی روانی ہو جائے

☆☆☆☆☆

مالکِ خلد بریں ساقیِ کوثر ہونا

مالکِ خلد بریں ساقیِ کوثر ہونا
یہ شرف عام نہیں نفسِ پیمبرؐ ہونا

جاں فدا کر کے غلامی کا شرف پایا ہے
بات آسان نہیں میثم و قنبر ہونا

گھر خدا کا ہے مگر سینکڑوں بت ہیں دل میں
اچھا لگتا نہیں دل کا کسی مندر ہونا

گر کے دریا نے سمندر میں بقا پائی ہے
ورنہ آساں نہیں قطرے کا سمندر ہونا

سر سے طوفان گزر جائیں تو بنتا ہے گوہر
کتنا مشکل ہے غلامِ درِ حیدرؑ ہونا

سائے میں پرچمِ عباسؑ کے ملتی ہے شفا
شرط لازم ہے عقیدت سے جھکا سر ہونا

میرے مولا کی عنایت ہے کرم زہراؑ کا
آنسوؤں کا غمِ شبیرؑ میں گوہر ہونا

آج حاصل نہیں انساں کو ایک پل بھی سکوں
ہے گراں بار ہر اک شخص کا پتھر ہونا

بن گئے گوہرِ نایاب میرے اشک شکیبؔ
اس کو کہتے ہیں بلندی پہ مقدر ہونا

☆☆☆☆☆

قطعہ

ادا نہ ہوسکا دنیا سے حق ولایت کا
ابھی علیؑ کے فضائل کا ہے سفر جاری
بھول جاؤں میں زمانے کی ہر اک بات شکیبؔ
ذکر ہونٹوں پہ رہے نفسِ پیمبرؐ جاری

☆☆☆☆☆

ہر صبح و شام اجرِ رسالتؐ ادا رہے

ہر صبح و شام اجرِ رسالتؐ ادا رہے
یارب راہِ وفا میں نہ کوئی قضا رہے

دل میں رہے چراغ مودت کی روشنی
قائم غمِ حسینؑ کا یہ سلسلہ رہے

حالات لاکھ بدلیں زمانہ لے کروٹیں
ماتم سدا رہے سدا فرشِ عزا رہے

دنیا کی ہر خوشی ہو غمِ شاہ پہ نثار
پلکوں پہ آنسوؤں کا سفینہ سدا رہے

جس در پہ حر نے اپنی بنائی تھی زندگی
اس آستاں پہ تا بہ ابد سر جھکا رہے

سینے میں حُبِ آلِ نبیؐ کی ہو روشنی
یوں الفتِ حسینؑ کا روشن دیا رہے

جب ہو طبیب وقت کی ہر بے اثر دوا
پیشِ نظر مریض کے خاکِ شفاء رہے

اسلام مٹ رہا تھا بچایا حسینؑ نے

راہِ وفا میں دین کے حاجت روا رہے
چاہے جہاں بھی اہلِ مودت کا ہو قیام
پیشِ نظر شکیبؔ سدا کربلا رہے

☆☆☆☆☆

ہے عشق اہل بیتؑ سے رشتہ قران سے

ہے عشق اہل بیتؑ سے رشتہ قرآن سے
سائے میں پنجتن کے سدا ہوں امان سے

کعبہ میں ہے علیؑ کے لیے در نیا بنا
آئے خدا کے گھر میں علیؑ آن بان سے

صلِ علیٰ کیا شانِ رسالت مآبؐ ہے
فتح دلوں کو ہے کیا شیریں زبان سے

کرتا رہا وہ ذکرِ علیؑ ساری زندگی
جس نے سنا غدیر کا خطبہ دھیان سے

مالک ہیں دو جہان کے مولائے کائنات
ظاہر مکیں ہوا ہے خدا کے مکان سے

نادِ علیؑ ہے حکم خدا سنتِ رسولؐ
خیبر میں یہ سنی تھی نبیؐ کی زبان سے

ذکرِ علیؑ ہے ذکرِ خدا ذکر مصطفےٰؐ
یہ ذکر ہے عزیز ہمیں اپنی جان سے

وقت نزع جو آئے تمنا ہے یہ شکیبؔ
قدموں میں سر ہو ذکر علیؑ ہو زبان سے

☆☆☆☆☆

قطعہ

اسلام کی حیات ہے مومن کی آن ہے
ذکرِ علیؑ کا اجر بھی ختم قرآن ہے
خیبر کا معرکہ ہو یا ہو خندق و حنین
نام علیؑ شکیبؔ فتح کا نشان ہے

☆☆☆☆☆

تائید کردگار ولایت علیؑ کی ہے

تائید کردگار ولایت علیؑ کی ہے
ایمان کا اقرار ولایت علیؑ کی ہے

سرِ خدا ہے عشقِ نبیؐ رازِ کردگار
ہر شے سے آشکار ولایت علیؑ کی ہے

مشکل کشا تھے نفسِ نبیؐ سایہ رحمت
سارے جہاں کا پیار ولایت علیؑ کی ہے

دل میں ہے جلوہ گر جو مودت کی روشنی
اشکوں سے آشکار ولایت علیؑ کی ہے

ہر دور میں آوازِ اذاں دے گی شہادت
ایمان کا اظہار ولایت علیؑ کی ہے

معراجِ مصطفےؐ میں جو لہجہ علیؑ کا تھا
محبوبِ کردگار ولائیت علیؑ کی ہے

کرب و بلا میں دے گئے پیغام یہ حسینؑ
اسلام کا وقار ولایت علیؑ کی ہے

اسرارِ دیں ہے جادۂ ایمان ہے شکیبؔ
شانِ شہِ ابرارؐ ولایت علیؑ کی ہے

☆☆☆☆☆

نزع کا وقت ہے اور سر علیؑ کے قدموں میں

نزع کا وقت ہے اور سر علیؑ کے قدموں میں
قضائے عمری ادا ہو رہی ہے لمحوں میں

ہمارے درد کا درماں ہیں ساقیِ کوثر
وہ لوگ اور ہیں جو مبتلا ہیں صدموں میں

جو ماں کی گود میں سیکھا حسینیت کا سبق
سکھا وہ سکتا نہیں اور کوئی برسوں میں

فرشتے محوئے عبادت رہے شبِ ہجرت
نماز عشق ادا کی علیؑ کے قدموں میں

نہیں ہے سارے زمانے میں ایسی کوئی دوا
اثر ہے جیسا کے خاکِ شفاء کے ذروں میں

فرشتے آئے لحد میں کیا نہ کوئی سوال
رہا نہ ہوش یوں کھوئے علیؑ کی جلووں میں

حسینؑ ابنِ علیؑ نے لہو سے اپنے شکیبؔ
چراغ کر دیئے روشن ہوا کے جھونکوں میں

☆☆☆☆☆

قطعہ

محمدؐ کشتیِ دیں کا علیؑ کو ناخدا سمجھے
گھرے جو مشکلوں میں آپؑ کو مشکل کشاء سمجھے
یہ باتیں زندگی میں اپنے اپنے تجربے کی ہیں
کوئی مشکل کشاء سمجھے کوئی اپنا خدا سمجھے

☆☆☆☆☆

دارِ دنیا کو سرا کہتے ہیں

دارِ دنیا کو سرا کہتے ہیں　جائے آخر کو بقا کہتے ہیں
قابَ قوسین پہ ہوں جس کے قدم　اس کو محبوبِ خدا کہتے ہیں
نعرہ حیدری اٹھا کے ہاتھ　جو لگائے تو دعا کہتے ہیں
جو گزر کر ہو علم سے آئے　اس کو جنت کی ہوا کہتے ہیں
یہ عطا ہے حسینؑ کا صدقہ　خاک کو خاکِ شفاء کہتے ہیں
زندگی ہے سدا فنا کے قریب　موت کو راہِ بقاء کہتے ہیں
مختصر ہے قیام دنیا کا　اس کو مہمان سرا کہتے ہیں
آپ کہتے ہیں یا علیؑ نہ کہو　ہم اسے دل کی صدا کہتے ہیں
ہم تو کہتے ہیں علیؑ کو مولا　یہ نصیری تو خدا کہتے ہیں
لائیں تشریف جس جگہ زہراؑ　سب اسے فرشِ عزا کہتے ہیں
جب بھی آتا ہے لب پہ نام حسینؑ　ہم اسے رب کی عطا کہتے ہیں
لا دوا کی شکیب ہے یہ دوا　وہ جسے خاکِ شفاء کہتے ہیں

☆☆☆☆☆
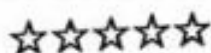
اک مسافر کو دنیا میں کیا چاہیے

اک مسافر کو دنیا میں کیا چاہیے
منزلِ راہ حق کا پتہ چاہیے

میری نس نس ہمیشہ پکارے علی
یہ وظیفہ مجھے اے خدا چاہیے

صاحبِ صف شکن کل کے مشکل کشاء
ڈوبتوں کو تیرا آسرا چاہیے

حوض کوثر سے جو جا ملے اے خدا
مجھ کو اشکوں کا وہ سلسلہ چاہیے

دے رہے ہیں جلوسوں میں بچے سدا
میرے بابا علم کی عطا چاہیے

تو ہے حاجت روا کل کے مشکل کشاء
ڈوبتوں کو تیرا آسرا چاہیے

تاج شاہی نہ تختِ سلیماں شکیبؔ
ان کی سرکار میں سر جھکا چاہیے

☆☆☆☆☆

قطعہ

نام علیؑ لحد میں جو وردِ زباں ہوا
رخصت غم حیات کا ہر کارواں ہوا
آئے نزع کے وقت جو مشکل کشاء علیؑ
اک ناتواں کے دید کا جذبہ جواں ہوا

☆☆☆☆☆

بصد خلوص بصد احترام پیتا ہوں

بصد خلوص بصد احترام پیتا ہوں
مئے ولائے علیؑ تشنہ کام پیتا ہوں

نشہ حرام ہے یہ جانتا ہوں میں ساقی
نجف سے آئے تو بھر بھر کے جام پیتا ہوں

میرا وظیفہ ہے نادِ علیؑ بفیضِ علیؑ
درِ علیؑ پہ میں کوثر کے جام پیتا ہوں

سحر کی شرط نہیں اور نہ شب کی پابندی
مئے ولائے علیؑ صبح و شام پیتا ہوں

کسی کے کہنے سے پیتا نہیں کبھی واعظ
بحکم ہادیِ خیرالانام پیتا ہوں

میں بارگاہِ امامت میں باوضو ہو کر
درود پڑھ کے مودت کے جام پیتا ہوں

شکیبؔ اہل مودت کی آ کے محفل میں
میں بے حساب مودت کے جام پیتا ہوں

☆☆☆☆☆

قطعہ

ہوئی دیوار شق رب کی رضا سے
ملی کعبے کو عزت مرتضیٰ سے
علی کیا ہیں یہ نہ تم مجھ سے پوچھو
خدا سے پوچھو یا پھر مصطفےٰؐ سے
میرا ہے رابطہ مشکل کشاء سے
کیا مانگوں سوچتا ہوں میں خدا سے

☆☆☆☆☆

قدرت سے ذوالفقار نبیؐ سے علم ملے

قدرت سے ذوالفقار نبیؐ سے علم ملے
شیرِ خدا کے دوشِ نبیؐ پر قدم ملے

دل کو غمِ حسینؑ ملے چشمِ نم ملے
دنیا سے کچھ ملے نہ ملے شہ کا غم ملے

جس جا گزر ہوا نہ کبھی جبرائیلؑ کا
آقا کے اس مقام پہ نقشِ قدم ملے

قرباں غمِ حسینؑ پہ دنیا کی نعمتیں
کوئی خوشی ملے نہ ملے چشمِ نم ملے

الفاظ کو روانی ملے فکر کو ثبات
در سے جو شہرِ علم کے زورِ قلم ملے

پوری ہوئی جو دل میں تمنا تھی دید کی
وقتِ اجل جو آپ کے قدموں میں ہم ملے

گریہ کرے جو فرشِ عزائے حسینؑ پر
بحق فاطمہؑ اسے جاہ و حشم ملے

جو ہو غمِ حسینؑ کی دولت سے آشنا
اس کو شکیبؔ کوئی نہ دنیا کا غم ملے

☆☆☆☆☆

قطعہ

ہماری بزم میں جو ذکرِ بوترابؑ آئے
درود آئے زباں پر تو بے حساب آئے
مثال کرب و بلا کی نہیں ہے کوئی شکیبؔ
اگرچہ لاکھوں زمانے میں انقلاب آئے

☆☆☆☆☆

اجر جو کارِ رسالتؐ کا ادا کرتے نہیں

اجر جو کارِ رسالتؐ کا ادا کرتے نہیں
زندگی بھر وہ محمدؐ سے وفا کرتے نہیں

میری سانسوں کا وظیفہ ہے فقط ذکرِ علیؑ
تیرے در کے ماسوا ہم آسرا کرتے نہیں

کربلا کے ذرے ذرے سے عیاں ہے روشنی
تیرگی کا ہم زمانے سے گلا کرتے نہیں

سر پہ سایہ ہے علم کا ہوں گدائے پنجتن
غیر کے آگے کبھی دامن رسا کرتے نہیں

ڈوب جاتی خیبر و خندق میں کشتی دین کی
مشکلیں آسان جو مشکل کشاہ کرتے نہیں

ہم نے دیکھا ہے زمانے کو بدلتے کروٹیں
اپنی منزل سے علیؑ والے ہٹا کرتے نہیں

جانتے ہیں مرتبہ جو مصطفےٰؐ کی آل کا
راہِ حق میں وہ کبھی انساں خطا کرتے نہیں

ہوں غلامِ آلِ احمدؐ فخر ہے مجھ کو شکیبؔ
راہ حق سے ہم کسی صورت ہٹا کرتے نہیں

☆☆☆☆☆

روشنی مل گئی آگہی مل گئی

روشنی مل گئی آگہی مل گئی
در پہ آقاؐ تیرے زندگی مل گئی

آپؑ آئے تو کعبہ میں در بن گیا
میرے مولا کو یہ برتری مل گئی

کر رہا ہوں صبح و شام ذکر علیؑ
کتنی اچھی مجھے نوکری مل گئی

کتنا دشوار تھا زندگی کا سفر
تیرگی میں مجھے روشنی مل گئی

کر رہا ہوں میں اجر رسالتؐ ادا
میرے افکار کو روشنی مل گئی

معجزہ ہے امامت کا دَرِ نجف
پتھروں کو یہاں زندگی مل گئی

آئے میری لحد میں جو مشکل
تیرگی چھٹ گئی روشنی مل گئی

یہ ہے فیض و کرم سیدہؑ کا شکیبؔ
آنسوؤں کو میرے برتری مل گئی

☆☆☆☆☆

قطعہ

مختار ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں
مظلوم کا پیرو ہوں ستم گار نہیں ہوں
چودہ ہیں ستارے میری تقدیر کے مالک
صد شکر کہ بے یار و مددگار نہیں ہوں

☆☆☆☆☆

مزا نہیں وہ کسی خوشی میں

مزا نہیں وہ کسی خوشی میں
جو لطف آتا ہے یا علیؑ میں

علیؑ ہے اعلیٰ علیؑ ہے مولا
علیؑ سے خوشبو ہے زندگی میں

علیؑ کی الفت ہے ٹھنڈا سایہ
محبت علیؑ کے ہیں چاندنی میں

علیؑ ہیں آئے خدا کے گھر میں
دیوار کعبہ ہے بندگی میں

علیؑ سے سیکھا ہے ہر ولی نے
سلیقہ جینے کا زندگی میں

ہے سر پہ مشکل کشاء کا سایہ
نہیں ہے کوئی غم زندگی میں

وظیفہ سانسوں کا یا علیؑ ہے
سدا میں رہتا ہوں بندگی میں

ہے مشک و عنبر علیؑ کا صدقہ
شکیبؔ خوشبو ہے ہر ولی میں

☆☆☆☆☆

درِ علیؑ کا جسے آسرا نہیں ہوتا

درِ علیؑ کا جسے آسرا نہیں ہوتا
وہ شہرِ علمِ نبیؐ کا گدا نہیں ہوتا

راہِ حیات نہ ہو دل میں جو ولائے علیؑ
وہ سجدے لاکھ کرے پارسا نہیں ہوتا

جو بلبلے کی طرح بیٹھ جائے پانی میں
وہ ڈوبتوں کا کبھی آسرا نہیں ہوتا

عطا کریں تو یہ ان کی بڑی عنایت ہے
ہر اک حرف تو حرفِ دعا نہیں ہوتا

بٹھا رہے ہیں صنم بت کدوں میں سنگ تراش
تراشنے سے تو پتھر خدا نہیں ہوتا

رکیں گے عشق علیؑ میں کبھی نہ پائے ثبات
سمندوں سے تو ساحل جدا نہیں ہوتا

بہت ہیں آئے ہدایت کا لے کر آئینہ
ہر آئینہ تو نظر آشنا نہیں ہوتا

نہ ہو جو دل میں کسی شخص کے ولائے علیؑ
لحد میں اس کا کوئی آسرا نہیں ہوتا

شکیبؔ راہِ ہدایت میں احتیاط ہے شرط
ہر ایک شخص یہاں باوفا نہیں ہوتا

☆☆☆☆☆

علیؑ کا نام جو وردِ زباں ہو

علیؑ کا نام جو وردِ زباں ہو
نظر کے سامنے سارا جہاں ہو

ہو ذاکر جو علیؑ کا زیب منبر
فضائل کا وہاں دریا رواں ہو

نہ منزل کی فکر نہ خوف طوفاں
علیؑ مولا جو میرِ کارواں ہو

وہ کشتی آ نہیں سکتی بھنور میں
حصارِ پنجتن جو بادباں ہو

فرشتے آئیں جب میری لحد میں
علیؑ کا نام بس وردِ زباں ہو

فشار قبر ہو نہ خوف عصیاں
لحد میں جو علیؑ کا مدح خواں ہو

کسی منزل پہ ہو طوفاں جو حائل
شکیبؔ نامِ علیؑ وردِ زباں ہو

☆☆☆☆☆

قطعہ

اس طرح حشر میں آیا شہ والا کا غلام
لب پہ تھا ذکرِ علیؑ ہاتھ میں کوثر کا جام
لوح پہ ہیں جو رقم تیرے فضائل اے حسینؑ
ظاہر قرطاس پہ ہو جائیں تو کہتے ہیں الہام

☆☆☆☆☆

قطعہ

اسلام کی حیات ہے مومن کی آن ہے
نامِ علیؑ جہاں میں فتح کا نشان ہے
نعرہ علیؑ کا قلب کی تسکین ہے شکیبؔ
ذکرِ علیؑ کا اجر بھی ختمِ قرآن ہے

حربہ جہاں میں کفر کا ناکام رہے گا

حربہ جہاں میں کفر کا ناکام رہے گا
اونچا ہمیشہ پرچم اسلام رہے گا

ہے صاحبِ لولاک تیری دل پہ حکومت
کلمہ زباں پہ تیرا صبح و شام رہے گا

اَلحَمدُ لَکُم دین کی آتی ہے جو صدا
مولا کا میرے لب پہ سدا نام رہے گا

ہو جس کا محافظ وہ کبھی مٹ نہیں سکتا
دشمن ہو زمانہ مگر اسلام رہے گا

ناموسِ رسالت پہ بہتّر ہوئے شہید
شبیرؑ زمانے میں تیرا نام رہے گا

قائم غمِ حسینؑ ہے ضامن ہیں سیدہؑ
ذکرِ حسینؑ تا ابد عام رہے گا

چرچا رہے گا دیں کے علمدار کا شکیبؔ
دشمن خدا کے دین کا گمنام رہے گا

☆☆☆☆☆

قطعہ

خدا کا گھر علیؑ کا آستاں ہے
مکاں ہوتے ہوئے وہ لامکاں ہے
لبِ مہرِ نبوت پر قدم ہیں
علیؑ کا مدح خواں سارا جہاں میں

☆☆☆☆☆

پردہ آنکھوں سے جو غفلت کا ہٹایا جائے

پردہ آنکھوں سے جو غفلت کا ہٹایا جائے
مثلِ حرُ اپنے مقدر کو بنایا جائے

زیرِ خنجر یہ دیا سبطِ نبیؐ نے پیغام
دیں بچانے کے لیے سر کو کٹایا جائے

با ادب کے لیے لازم ہے سلامی دینا
جس جگہ پرچم عباسؑ سجایا جائے

ذکرِ عباسؑ سے ملتا ہے وفا کا پیغام
ساری دنیا کو یہ پیغام سنایا جائے

آئے جو پرچم عباسؑ کے زیرِ سایہ
سر بلندی کے لیے سر کو جھکایا جائے

ہیں علمدار وفا باب الحوائج عباسؑ
بگڑی تقدیر کو اس در پہ بنایا جائے

زندگی بھر ہے کیا خاک شفاء پہ سجدہ
موت جب آئے تو آنکھوں سے لگایا جائے

اس طرح اہل عزا اجر رسالتؐ ہو ادا
غمِ حسینؑ کو سینے میں بسایا جائے

سیر ہوتی نہیں طبیعت جو زیارت سے شکیبؔ
روضہ شبیرؑ کا آنکھوں میں بسایا جائے

☆☆☆☆☆

قطعہ

سب سے اعلیٰ و عرفا مقام علیؑ
منبروں کی ہے زینت پیام علیؑ
دل دھڑکتا ہے حب علیؑ میں شکیبؔ
کعبہ دل میں ہے اہتمامِ علیؑ

☆☆☆☆☆

ہے قلب و نظر میں بسا یا علیؑ

ہے قلب و نظر میں بسا یا علیؑ
دلوں کی ہے دھڑکن سدا یا علیؑ

محمدؐ کا جلوہ حسنؑ و حسینؑ
نبوت کا ہے آئینہ یا علیؑ

ہے عمران سیرت طٰحٰہ یا علیؑ
فضائل کی ہے انتہا یا علیؑ

خدا کا جو گھر آج آباد ہے
ہے کعبہ میں رب کی عطا یا علیؑ

مصیبت میں دی ہر نبی نے صدا
ہیں عالم کے حاجت روا یا علیؑ

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ
شفاعت کا ہیں راستہ یا علیؑ

مریضِ محبت کو ہو خوف کیا
مرضِ لادوا اور شفاء یا علیؑ

وظیفہ زباں پہ ہے نادِ علیؑ
ہیں مشکل میں مشکل کشاء یا علیؑ

کہیں جس کو مولود کعبہ شکیبؔ
نہیں کوئی تیرے سوا یا علیؑ

☆☆☆☆☆

قطعہ

وہی مولائے کل مشکل کشاء ہے
جو کشتی پار امت کی لگائے
شکیبؔ آئے لحد میں ساتھ حیدر
ہر اک مشکل میں میرے کام آئے

☆☆☆☆☆

جانشینِ مصطفیٰؐ مولا علیؑ

جانشینِ مصطفیٰؐ مولا علیؑ زینتِ عرشِ اولیٰ مولا علیؑ
رازدارِ مصطفیٰؐ شیرِ خدا کل کے ہیں مشکل کشاء مولا علیؑ
ہیں علمدارِ رسولؐ ہاشمی صاحبِ خیبر کشاء مولا علیؑ
یہ تخیل اور مزاج شاعری آپ کی یہ ہے عطا مولا علیؑ
در پہ ہوتی ہیں دعائیں مستجاب آپؑ ہیں حاجت روا مولا علیؑ
کعبہ کا کعبہ علی شیرِ خدا ہے نصیری کا خدا مولا علیؑ
ہوئی جو معراج کی شب گفتگو تھا یہ لہجہ آپ کا مولا علیؑ
خلد کے ظاہر نظارے ہیں شکیبؔ ہے نجف عرشِ اُولیٰ مولا علیؑ

☆☆☆☆☆

علیؑ کے بیٹیوں کو عترت اطہار کہتے ہیں

علیؑ کے بیٹیوں کو عترت اطہار کہتے ہیں
حسین ابن علیؑ کو خلد کا سردار کہتے ہیں

زباں دے کر کیا قائم علیؑ کے ذکر کو جس نے
ہم ایسے باوفا کو میثمِ تمار کہتے ہیں

بنایا جس کو مولا مصطفیٰؐ نے خم کے میدان میں
اسی مولائے کل کو حیدر کرار کہتے ہیں

منافق کی زباں پہ نام حیدرِ آ نہیں سکتا
علیؑ والے علیؑ مولا سرِ بازار کہتے ہیں

نماز عشق ہے ذکرِ علیؑ عین عبادت ہے
وضو کوثر سے کر کے اہل حق اشعار کہتے ہیں

فضائل سے نہیں منہ موڑتے اہل ولا ہرگز
علیؑ مولا علیؑ مولا فرازِ دار کہتے ہیں

ہو کعبہ میں ولادت اور شہادت جس کی مسجد میں
ہم اس مولائے کل کو منبعِ انوار کہتے ہیں

جو پرسا دے حسینؑ ابن علیؑ کا آ کے مجلس میں
جناب سیدہؑ کا اس کو پرسا دار کہتے ہیں

کسی مسلک کا ہو لائے علیؑ کا نام جو لب پر
شکیبؔ اس اہل حق کو صاحبِ کردار کہتے ہیں

☆☆☆☆☆

قطعہ

غم کا احساس نہیں جذبہ ایثار نہیں
وہ جو معیار ہے مومن کا وہ معیار نہیں
یوں تو کہنے کو مسلمان سبھی ہیں لیکن
صاحبِ دین نہیں صاحبِ کردار نہیں

☆☆☆☆☆

ہے کربلا زمیں وہ، جہاں آسماں ملے

ہے کربلا زمیں وہ جہاں آسماں ملے
مولا ملے رسولؐ ملے اور قرآں ملے

اپنے لہو سے دین کو سیراب کر دیا
ایسا کہاں کسی کو کوئی پاسباں ملے

دنیا کو پا کر آدمی پاتا نہیں سکون
جس کو علیؑ ملے اسے تسکین جاں ملے

آلِ نبیؐ کے چاہنے والے ہیں ہر طرف
دشمن حسینیت کے بے نام و نشاں ملے

اس کی نظر میں رونقیں دنیا کی کچھ نہیں
راہ وفا میں جس کو تیرا آستاں ملے

ہر قوم ہر قبیلے کے ہے لب پہ یا حسینؑ
در پر حسینؑ آپ کے سارا جہاں ملے

ہوتا رہے شکیبؔ سدا ذکر اہل بیتؑ
جب تک راہِ حیات میں عمرِ رواں ملے

☆☆☆☆☆

قطعہ

نظر میں کربلا دل میں مدینہ
بھری دنیا میں ہوں ویرانہ نہیں ہوں
کسی کے در پہ جاؤں توبہ توبہ
علیؑ والا ہوں دیوانہ نہیں ہوں

☆☆☆☆☆

جو غمِ آشنا نہیں ملتا

جو غمِ آشنا نہیں ملتا — چاہتوں کا صلہ نہیں ملتا
ہے صدف آنکھ اور گوہر آنسو — دل سمندر ہے کیا نہیں ملتا
آنسوؤں کا صلہ تو ملتا ہے — قہقہوں کا صلہ نہیں ملتا
ہے وہ موجود کعبۂ دل میں — ڈھونڈنے سے خدا نہیں ملتا
صاحبِ ہل عطا ہیں اہلِ بیت — کوئی ان کے سوا نہیں ملتا
جس کو مل جائے تیرے در کا پتہ — اس کو اپنا پتہ نہیں ملتا
جب بھی دیکھا شکیبؔ آئینہ — کوئی اس کے سوا نہیں ملتا

☆☆☆☆☆

قطعہ

طوفان میں کشتی ہے کنارا ہیں علیؑ
حیراں ہے اجل میرا سہارا ہیں علیؑ
کعبہ سے چلا اور ملا کوثر پر
دریائے فضائل کا وہ دھارا نہیں ہیں علیؑ

☆☆☆☆☆

عشقِ علیؑ رسولؐ، ہے عشقِ علیؑ خدا

عشقِ علیؑ رسولؐ، ہے عشقِ علیؑ خدا
ذکرِ علیؑ ہے ذکرِ خدا، ذکر مصطفیٰؐ

سرمہ ہے میری آنکھ کا اے شاہ دو سرا
خاک راہِ نجف ہو مدینہ یا کربلا

درکار ہے طبیب نہ دنیا کا آسرا
خاک شفا ہے میرے ہر اک درد کی دوا

گرداب میں ہو ناؤ تو آقا کو دے صدا
نام علیؑ ہے ردِ مصائب و ہر بلا

نہ فکرِ مال و زر ہے نہ دنیا سے واسطہ
ذکر علیؑ ہے میری عبادت میری دعا

دنیا بھٹک رہی ہے خدا کی تلاش میں
جس دل میں ہو علیؑ کی ولا ہے وہاں خدا

میں جی رہا ہوں حبِ علیؑ میں وہ بغض میں
مومن کی میں ادا ہوں منافق کی وہ ادا

وقتِ نزع ہے لب پہ میرے یا علیؑ شکیبؔ
نس نس سے آرہی ہے میرے یا علیؑ صدا

☆☆☆☆☆

مولا علیؑ رسولؐ خدا نورِ نظر بود

مولا علیؑ رسولؐ خدا نورِ نظر بود
حبِ مئے ولائے علیؑ قلب و جگر بود

ایں دافع البلائے جمادات و نباتات
احسانِ بوتراب سدا برگ و ثمر بود

مشکل کشاء چوں بابِ مدینہ امامِ من
فکرِ رسا تخیلِ ہر رنگِ سَحر بود

قائل سدا ولائے علیؑ اولیاء تمام
وردِ زباں چوں ذکرِ علیؑ شام و سحر بود

چوں بابِ علم آمدِ شد در، در کعبہ
ایں فخر و امتیاز سدا رشکِ قمر بود

ابن زیاد واصلِ دوزخ ہمہ رسید
میثم بفیضِ حب علیؑ راہِ امر بود

ضرب علیؑ عباد الثقلین را افضل
حب علیؑ و ذکرِ علیؑ خلدِ ثمر بود

اعجازِ اسمِ پاک ازل تا ابد شکیبؔ
نادِ علیؑ وظیفہِ ہر اہل نظر بود

☆☆☆☆☆

یک نظر حاجت روا من بیکسم

یک نظر حاجتِ روا من بیکسم　　　من نہ دانم ماسوا تو دیگرم
یا علیؑ مشکل کشاہ حاجتِ روا　　　من فقیرم تو شہنشاہِ ام
مل عطا مولائے کل دست خدا　　　حاجتم من دست خالی بیکسم
یک نظر روزِ جزا مشکل کشاہ　　　حاجتم دنیا نہ دینار و درہم
اہل حق را چار سو ظلم وستم　　　یا شہنشاہ ام لطف و کرم
سرمہ چشمِ حزیں خاک نجف　　　تاج شاہی سرنگوں زیرِ قدم
خاک را تو کرد آقا کیمیا　　　یک نظر مولائے کل لطف وکر
حب حیدر عین ایمانش شکیبؔ　　　من ادا اجرِ رسالت کردہ ام

☆☆☆☆☆

نہیں ہے دل میں کوئی دوسرا سوائے علیؑ

نہیں ہے دل میں کوئی دوسرا سوائے علیؑ
ہر اک رنج و مصیبت میں کام آئے علیؑ

نظر میں خلد ہے آنکھوں میں خاکِ پائے علیؑ
محبِّ علیؑ کا ہوں میری لحد میں آئے علیؑ

ملی ہے شیرِ خدا کو جو لافتیٰ کی سند
زمیں تا عرش زبانوں پہ ہے ثنائے علیؑ

الٹ دی آ کے علیؑ نے بساط خیبر کی
نہیں فاتحِ خیبر کوئی سوائے علیؑ

علیؑ کی ضرب پہ نازاں عبادالثقلین
ہے اجر سارے زمانے کا بر بنائے علیؑ

قدم ہیں دوشِ ہوا پر لرز رہی ہے زمیں
دو انگلیوں پہ ہیں خیبر کا در اٹھائے علیؑ

رہا نہ اہل مودت کو موت احساس
بفیض اجرِ رسالتؐ نظر جو آئے علیؑ

بلندیوں پہ نظر آرہا ہے نفسِ رسولؐ
شکیبؔ مہر نبوت ہے اور پائے علیؑ

☆☆☆☆☆

اندھیری رات ہے شمع جلاؤ یا علیؑ کہہ کر

اندھیری رات ہے شمع جلاؤ یا علیؑ کہہ کر
جھنجھوڑو مردہ ذہنوں کو جگاؤ یا علیؑ کہہ کر

نا ٹھوکر کھاؤ در در کی نا اپنا ہاتھ پھیلاؤ
جو بگڑے کام ہوں اپنے بناؤ یا علیؑ کہہ کر

ہیں مہرو ماہ جو روشن یہ سب ان کا تصدق ہے
تم اپنے گھر کی ہر محفل سجاؤ یا علیؑ کہہ کر

ہوا قائل ولایت کا در جنت پہ حُر آیا
حسین ابن علیؑ کے در پہ آؤ یا علیؑ کہہ کر

کوئی مشکل جو راہ زندگی میں مرحلہ آئے
درِ آلِ نبی پہ سر جھکاؤ یا علیؑ کہہ کر

تمہارے ہاتھ میں اہلِ ولا جو جام کوثر ہو
شرابِ معرفت سب کو پلاؤ یا علیؑ کہہ کر

شفاعت کا یہ ساماں روزِ محشر کام آئے گا
نشاں ماتم کے سینے پہ سجاؤ یا علیؑ کہہ کر

شکیبؔ ہر سانس کی آمد پہ ہو تسبیح حیدرؑ کی
حیاتِ جاوداں ہر آن پاؤ یا علیؑ کہہ کر

☆☆☆☆☆

طوفان میں کشتی ہے کنارا ہیں علیؑ

طوفان میں کشتی ہے کنارا ہیں علیؑ
حیراں ہے اجل میرا سہارا ہیں علیؑ

کعبہ سے چلا اور ملا کوثر پر
دریائے فضائل کا وہ دھارا ہیں علیؑ

کشتی ہو بھنور میں تو کوئی خوف نہیں
دریائے مصائب میں سہارا ہیں علیؑ

بگڑی ہوئی تقدیر بدل جائے گی
ہر حال میں جو میرا سہارا ہیں علیؑ

تا با ابد جہاں کے ہیں مشکل کشاء علیؑ
جو ڈوبتا نہیں وہ ستارا ہیں علیؑ

پھٹ جاتا ہے باطل کا جسے سن کے کلیجہ
مومن کی وہ زبان کا نعرہ ہیں علیؑ

کچھ خوف نہیں مجھ کو بلاؤں کا شکیبؔ
چکر میں بھنور ہے کہ سہارا ہیں علیؑ

جو حُبِ اہلِ بیتؑ کے زیرِ نگیں چلے

جو حُبِ اہلِ بیتؑ کے زیرِ نگیں چلے
قدموں میں وہ حسینؑ کے رکھ کر جبیں چلے

آئے غمِ حسینؑ میں جو آنکھ میں گوہر
رومالِ فاطمہؑ میں وہ خلد بریں چلے

ذکرِ علیؑ سے زینتِ مجلس ہے مومنوں
جو ذکرِ بو تراب چلے دل نشیں چلے

سردارِ خلد کے جو بہتر تھے جانثار
اہلِ نظر تھے راہِ بقا بالیقیں چلے

دنیائے بے ثبات میں وہ کامیاب ہے
لے کر بقا کی راہ جو دنیا و دیں چلے

رہتا نہیں چمن میں سدا موسم بہار
دورِ خزاں جو آیا مکان و مکیں چلے

دنیا کی زندگی کا بھلا اعتبار کیا
راہِ عدم شکیبؔ کئی ہم نشیں چلے

خدا کا ذکر کرو بندگی کی بات کرو

خدا کا ذکر کرو بندگی کی بات کرو
خدا کے گھر میں جو آؤ علیؑ کی بات کرو

ہوا جو کعبہ میں پیدا شہید مسجد میں
خدا کے گھر میں ولائے علیؑ کی بات کرو

نمازیں لے کے وہ پہنچے جو روزِ محشر
کہا خدا نے ولائے علیؑ کی بات کرو

چھڑا جو ذکرِ ولایت کہا یہ ولیوں نے
ہمارے سامنے مولا علیؑ کی بات کرو

علیؑ کا ذکر ہے ذکرِ نبیؐ و ذکرِ خدا
جو حق شناس ہو قولِ نبیؐ کی بات کرو

حسینؑ راز حقیقت حسینؑ رمزِ حیات
بچھاؤ فرش عزا روشنی کی بات کرو

وہ ایک چلو میں جس نے اٹھا لیا دریا
شکیب راہِ وفا اس جری کی بات کرو

کربلا کا ہر منظر آنسوؤں میں ڈھل جائے

کربلا کا ہر منظر آنسوؤں میں ڈھل جائے
غم تیرا ہو سینے میں اور دم نکل جائے

کشتیِ مصائب میں دیکھو یا علیؑ کہہ کر
ہاتھ جوڑے ہوں طوفاں موت بھی دہل جائے

عمرِ عبدوِد آیا شور تھا خندق میں
جلد یا علیؑ آؤ موت سر سے ٹل جائے

جاں کنی کے عالم میں دید کی تمنا ہے
دیکھ لوں روئے حیدرؑ دل میرا سنبھل جائے

گرتے وقت ہونٹوں پر جب علیؑ کا نام آئے
روشنی نظر آئے آدمی سنبھل جائے

ہے چلا سوئے کوثر سلسلہ جو اشکوں کا
آنسوؤں کا ہر قطرہ موتیوں میں ڈھل جائے

خاکِ کربلا ملتا منہ پہ بعد مرنے کے
میرا پیکرِ خاکی روشنی میں ڈھل جائے

بڑھ گئی میرے آقا حد سے دل کی بے تابی
سر تیرے ہو قدموں میں دل میرا بہل جائے

ہو شکیبؔ منبر سے یوں بیاں غم سرورؑ
روشنی نظر آئے سنگ بھی پگھل جائے

☆☆☆☆☆

قطعہ

جو پھول مہکے چمن میں گلاب کہتے ہیں
جو ذرہ چمکے اسے آفتاب کہتے ہیں
وہ جس نے خاک کو بخشی نمو خدا کی قسم
اسی سخی کو تو ہم بوترابؑ کہتے ہیں

☆☆☆☆☆

علیؑ ہیں پھولوں کی رنگ و بو میں

علیؑ ہیں پھولوں کی رنگ و بو میں
علیؑ ہیں ولیوں کی گفتگو میں

علیؑ کی عظمت خدا سے پوچھو
علیؑ بسے ہیں نبیؐ خو میں

محبِ علیؑ کی ہیں زیرِ سایہ
علیؑ کے دشمن سدا ہیں لُو میں

نہ سرخ رو ہو سکیں گے کانٹے
ہوں لاکھ پھولوں کے وہ جلو میں

بہائے دریا فصاحتوں کے
علیؑ نے خطبوں میں گفتگو میں

تھی سب نے آنکھوں میں رات کاٹی
علم کے ملنے کی آرزو میں

شکیبؔ مرتے ہیں لوگ اب بھی
نشانِ حیدر کی آرزو میں

یا علیؑ یا علیؑ نعرہ حیدری

موت باطل کی حق کی علیؑ زندگی
ہو اندھیرا جہاں ہیں علیؑ روشنی
زندگی کی علامت یہی ہیں یہی
یا علیؑ یا علیؑ نعرہ حیدری

جس کی ضربت عبادت ہے ثقلین کی
دینِ اسلام کی ہے وہی زندگی
ہے تمہارے ہی دم سے میری ہر خوشی
یا علیؑ یا علیؑ نعرہ حیدری

شاہ دیکھے بہت شاہِ مرداں نہیں
شیر دیکھے بہت شیرِ یزداں نہیں
لافتیٰ کی سند بس علیؑ کو ملی
یا علیؑ یا علیؑ نعرہ حیدری

جو علیؑ کا ہے وہ بے سہارا نہیں
بھاگے میداں سے جو وہ ہمارا نہیں
ہے یہ نام خدا اسم اعظم یہی
یا علیؑ یا علیؑ نعرہ حیدری

دیکھ کر وہ جو مرحب کو گھبرا گئے
خوف سے موت کے وہ جو تھرا گئے
میرے مولا نے بخشی انہیں زندگی
یا علیؑ یا علیؑ نعرہ حیدری

ہو بھنور سامنے یا کہ طوفان ہو
میرے عزم و عمل سے وہ حیران ہو
جب پڑھوں میں عقیدت سے نادِ علیؑ
یا علیؑ یا علیؑ نعرہ حیدری

وقتِ نزع علیؑ جو نظر آئیں گے
یا علیؑ کا وظیفہ بھی دہرائیں گے
ہوگی حاصل ہمیں جانے کتنی خوشی
یا علیؑ یا علیؑ نعرہ حیدری

وہ کہاں اور شکیبؔ حزیں شاعری
یہ عنایت ہے بس میرے سرکار کی
مدح خواں کی مجھے بھی سند مل گئی
یا علیؑ یا علیؑ نعرہ حیدری

☆☆☆☆☆

یا علیؑ مشکل کشاء

یا علیؑ مشکل کشاء صاحب جود و سخا
مظہر نورِ خدا مرحبا صد مرحبا

درد کا درماں علیؑ بولتا قرآں علیؑ
مرتبہ سب سے سوا یا علیؑ مشکل کشاء

معنیِ قرآن علیؑ اسمِ اعظم ہے یہی
سرِ حق سرِ خدا یا علیؑ مشکل کشاء

رہنما و کارساز محرمِ راز و نیاز
المدد حاجت روا یا علیؑ مشکل کشاء

ہر غم و آلام میں زندگی کی شام میں
ہے شہ عقدہ کشاء یا علیؑ مشکل کشاء

یا علیؑ وردِ زباں اے امیرِ جانِ جاں
آپ پر ہو جاں فدا یا علیؑ مشکل کشاء

نفسِ پیغمبر علیؑ ساقیِ کوثر علیؑ
لافتیٰ شیرِ خدا یا علیؑ مشکل کشاء

شوہرِ بنت رسولؐ نقش پا دیں کے اصول
شاہ دیں بحر صفا یا علیؑ مشکل کشاء

ہے شکیب ناتواں وقتِ نزع مدح خواں
ہے میرے دل کی صدا یا علیؑ مشکل کشاء

حضرت فاطمہؓ

زوجہ حیدرؓ کی بنتِ نبیؐ فاطمہؓ

زوجہ حیدرؓ کی بنتِ نبیؐ فاطمہؓ
ہیں ضیائے نبیؐ و علیؓ و فاطمہؓ

مشعلِ راہ ہے زندگی آپ کی
روشنی فاطمہؓ آگہی فاطمہؓ

صورتِ مصطفٰیؐ سیرت مرتضٰیؓ
شہرِ علمِ نبیؐ میں پلی فاطمہؓ

در پہ لائے ملک خلعت جنتی
کیا فضیلت بیاں ہو تیری فاطمہؓ

دیں ملائک نے حسنینؓ کو لوریاں
سب غلامی میں ہیں آپ کی فاطمہؓ

ہوگئیں سب دعائیں میری مستجاب
ہے حدیثِ کساء جو پڑھی فاطمہؓ

اٹھتے تعظیم کو تھے رسولؐ خدا
یہ فضیلت فقط ہے تیری فاطمہؓ

ہیں جو راہ مودت میں بارہ چراغ
ان چراغوں کی ہیں روشنی فاطمہؑ

آئینہ ہیں رسالتؐ کا بنتِ نبیؐ
سارے عالم کی ہیں روشنی فاطمہؑ

باپ پر بھی نہ دنیا نے رونے دیا
کیا بیاں ہو تیری بے کسی فاطمہؑ

جب جنازہ اندھیرے میں گھر سے چلا
اک قیامت بپا ہوگئی فاطمہؑ

دشمن دیں نے تیرا گرایا مزار
مومنوں کے ہیں دل میں بسی فاطمہؑ

آنسو مژگاں پہ ہیں موتیوں کی لڑی
ہے یہ نظرِ کرم آپؑ کی فاطمہؑ

مہرِ بنت نبی ہے زمیں یہ شکیبؔ
ملکیت یہ ہوئی آپ کی فاطمہؑ

نورِ احمد کی جہاں میں ابتدا ہیں فاطمہؑ

نورِ احمد کی جہاں میں ابتدا ہیں فاطمہؑ
عظمتِ معصومیت کی انتہا ہیں فاطمہؑ

دخترِ شاہِ دو عالم اور ماں حسنینؑ کی
آبرو ہیں دین کی اور حق نما ہیں فاطمہؑ

صورت و کردار میں ہیں مصطفےٰؐ کا آئینہ
یہ خدا جانے نبیؐ جانے کہ کیا ہیں فاطمہؑ

ہاتھ خالی در سے کوئی آپؑ کے لوٹا نہیں
ہیں علیؑ مشکل کشاء حاجت روا ہیں فاطمہؑ

سورۂ کوثر کی راہِ حق نما تصویر ہیں
ہے امامت جس کے دم سے وہ ضیاء ہیں فاطمہؑ

اجر فرمائیں گی محشر میں غمِ شبیرؑ کا
آشنائے درد ہیں حاجت روا ہیں فاطمہؑ

زخم تھا پہلو کا تازہ جب ہوا غسل و کفن

کشتۂ جور و جفا حق کی نوا ہیں فاطمہؑ

حق فضائل کا ادا ہو یہ نہیں ممکن شکیبؔ

مصطفیؐ خیر الوریٰ خیر النساء ہیں فاطمہؑ

☆☆☆☆☆

ہے کعبہ میں بنا درِ حیدرِ کرار آتے ہیں

ہے کعبہ میں بنا درِ حیدرِ کرار آتے ہیں
خدا کے گھر میں ولیوں کے نظر سردار آتے ہیں

فضیلت فاطمہ زہراؑ کے در کی ہو بیاں کیونکر
ملائک کیا، درِ زہراؑ پہ خود سرکارؐ آتے ہیں

نبوت اور امامت فاطمہؑ کے در سے ملتی ہے
یہ گھر وہ ہے کہ جس میں خلد کے سردار آتے ہیں

بلاتا ہے خدا قوسین پر محبوب کو اپنے
درِ زہراؑ پہ چل کر احمد مختارؐ آتے ہیں

دعائیں دیتی ہیں اہلِ عزا کو فاطمہ زہراؑ
جو مجلس میں میری بی بی کے پرسہ دار آتے ہیں

تیرا روضہ یزیدِ وقت نے مسمار کر ڈالا
تیری مرقد پہ بی بی دل حزیں زوار آتے ہیں

علیؑ آئے نبیؐ آئے جنابِ فاطمہؑ آئیں
ابو طالب کے گھر میں صاحبِ کردار آتے ہیں

شکیبؔ ناتواں، فکرِ رسا اور شاعری تیری
رضائے فاطمہؑ سے ذہن میں اشعار آتے ہیں

☆☆☆☆☆

حضرت امام حسنؑ

خُلقِ علیؑ ہیں دین کی تعبیر ہیں حسنؑ

خُلقِ علیؑ ہیں دین کی تعبیر ہیں حسنؑ
دینِ خدا ہیں دین کی تقدیر ہیں حسنؑ

زورِ قلم سے کر دیا باطل کو بے نقاب
وقتِ جہاد صلح کی شمشیر ہیں حسنؑ

سردارِ خلد سرِ خدا دیں پناہ ہیں
جرأت علیؑ کی فتح قلعہِ گیر ہیں حسنؑ

نانا ہیں شہر علم تو بابا ہیں بابِ علم
حکمت کا در ہیں صاحبِ تدبیر ہیں حسنؑ

صلح کی ضرب سے کیا دشمن کو بے نقاب
راہِ وفا میں مقصدِ شبیرؑ ہیں حسن

خلقِ عظیم سیرت و صورت کا آئینہ
نانا رسولؐ پاک کی تصویر ہیں حسنؑ

وارث ہیں مرتضیٰؑ کے شہ مشرقین ہیں
اسلام کی حیات ہیں تقدیر ہیں حسنؑ

ممکن نہیں شکیبؔ کوئی ہمسری کرے
اعلیٰ نسب ہیں صاحبِ تطہیر ہیں حسنؑ

☆☆☆

منبعِ نورِ ہدایت پیکرِ صبر و رضا

منبعِ نورِ ہدایت پیکرِ صبر و رضا — ہیں حسنؑ تصویرِ محبوبِ خدا
یہ بلندی عرش نے پائی کہاں — دوشِ احمدؐ پر ہوئے جلوہ نما
چھوڑ کر تیغ و سنا لیکر قلم — فیصلہ حق کی جبیں پر لکھ دیا
کر دیا قاسمؑ کو بھائی پر نثار — آپؑ کے پیشِ نظر تھی کربلا
تیر برسائے گئے تابوت پر — کربلا سے پہلے ہے کرب و بلا
ہوگیا پامال قاسمؑ کا بدن — حق ادا ابنِ حسنؑ نے کر دیا
کربلا میں دو حسنؑ کی بیٹیاں — تھیں درِ خیمہ جو مصروفِ بکا
گھوڑے دوڑاتے رہے ان پر لعیں — ٹکڑے ٹکڑے جسم دولھا کا ہوا
ہر صفت سبطِ پیمبرؐ کی شبیہؑ — سارے عالم کے لیے ہے راہ نما

☆☆☆☆☆

بنائے حق ہیں شریعت کے پاسباں ہیں حسنؑ

بنائے حق ہیں شریعت کے پاسباں ہیں حسنؑ
نبیؐ کی صورت و سیرت کے ترجماں ہیں حسنؑ

ہے کاروانِ سخاوت رواں جو منزل پہ
اس کارواں کے سدا میرِ کارواں ہیں حسنؑ

فضا میں گونج رہی ہے صدائے سبط نبیؐ
دیارِ عشقِ الٰہی کی وہ اذاں ہیں حسنؑ

نبیؐ کی گود میں جلوہ نما ہیں منبر پہ
نبیؐ کے لب پہ جو آئے وہ داستاں ہیں حسنؑ

یہ شاہ خلد ہیں دنیا ہے ان کے قدموں
خیال و فکر سے انساں کی ماورا ہیں حسنؑ

جو پیش خدمتِ عالی ہو مستجاب دعا
جو پہنچے عرش بریں حق کی وہ زباں ہیں حسنؑ

نبیؐ کی گود ہو، گھر فاطمہؑ کا یا مسجد
ہے خوشبو خلدِ بریں کی جہاں جہاں ہیں حسنؑ

نثار کر دیا قاسمؑ کو راہِ مولا میں
راہِ رضا میں شہادت کے پاسباں ہیں حسنؑ

جنابِ خضر بھی آتے تھے درس لینے تہذیب
علومِ آلِ محمدؐ کا آستاں ہیں حسنؑ

☆☆☆☆☆

ہیں امامت کے تاجدار حسنؑ

ہیں امامت کے تاجدار حسنؑ
صحن زہراؑ کی ہیں بہار حسنؑ

دل کی دھڑکن ہیں راحت جاں ہیں
قلب مومن کا ہیں قرار حسنؑ

بحر علم و فضل ہیں شیرِ خدا
علم و حکمت کے راز دار حسنؑ

آسماں سے بلند ان کا مقام
دوش احمدؐ کے ہیں سوار حسنؑ

کل کا مولا ہے ساقیٔ کوثر
اور جنت کے تاجدار حسنؑ

برسا لاشے پہ مینہ تیروں کا
ہیں محبوں کے دل فگار حسنؑ

اے قتیلِ شہید راہ وفا
جان و دل آپ پر نثار حسنؑ

دے کر اسلام کو حیات شکیبؔ
ہوگئے دین پہ نثار حسنؑ

☆☆☆☆☆

قطعہ

کربلا کی خاک کے زروں میں تابندگی
کربلا میں ہر طرف ہے روشنی ہی روشنی
چادرِ تطہیر نے سایہ کیا سر پہ شکیبؔ
شمر یہ سمجھا تھا زینبؑ کی ہوئی بے پردگی

☆☆☆☆☆

حضرت امام حسینؑ
زمیں پہ اہلِ ولا آسماں جناب آیا

زمیں پہ اہلِ ولا آسماں جناب آیا
نبیؐ کی گود میں فرزندِ بوتراب آیا

شفا ملی ہے درِ شاہِ دیں سے فطرس کو
درِ حسینؑ پہ آیا جو باریاب آیا

عدو کا فق ہوا مومن کا کھل گیا چہرہ
زبانِ حال پہ جو ذکرِ بوتراب آیا

رہے گا تا با ابد سر بلند حق کا علم
حیاتِ نو کا امیں روحِ انقلاب آیا

جھکی تھی ساری خدائی اس ایک سجدے میں
نبیؐ کی پشت پہ جب آسماں جناب آیا

کیا حسینؑ نے فکر و نظر کا باب رقم
تخیلات کی دنیا میں انقلاب آیا

وہ جس کے در کی ہے مٹی شکیبؔ خاکِ شفاء
راہِ وفا میں وہ قدرت کا انتخاب آیا

☆☆☆☆☆

قطعہ

یہی ہے رمزِ حقیقت یہی ہے رازِ حیات
جہاں حسینؑ نے چلنے نہ دی یزید کی بات
سوالِ بیعت کو رد کر کے کربلا میں شکیبؔ
حسین ابن علیؑ نے ہے دی یزید کو مات

☆☆☆☆☆

سکونِ قلب و نظر ہے فقط ولائے حسینؑ

سکونِ قلب و نظر ہے فقط ولائے حسینؑ
ہر اِک درد کا درماں ہے بس عزائے حسینؑ

کچھ اس طرح سے ہیں قلب و نظر میں چھائے حسینؑ
ہر ایک دل سے صدا آ رہی ہے ہائے حسینؑ

کیے حسینؑ نے راہب کو سات بیٹے عطا
عطائے مرضیِ معبود ہے عطائے حسینؑ

حسینؑ پشتِ نبیؐ پہ تھے اور سجدہ طویل
خدا کو بھا گئی یوں عرش پہ ادائے حسینؑ

عدو یہ کہتے تھے قرآں ہے شہ کے ہاتھوں میں
کچھ اس طرح سے تھے اصغرؑ کو رن میں لائے حسینؑ

مہک رہے ہیں وہ باغِ جناں میں مثلِ گلاب
جو داغ سینے پہ ماتم کے ہیں برائے حسینؑ

وہ در پہ آتا ہے راہ وفا میں حُر بن کر
شکیبؔ راستہ حق کا جسے دکھائے حسینؑ

☆☆☆☆☆

قطعہ

سردارِ خلد زینت دوشِ رسولؐ ہیں
خوشبو نبیؐ کی گلشن زہراؑ کے پھول ہیں
ان کے عمل شکیبؔ ہیں قرآں کی آیتیں
نقشِ قدم حسینؑ کے دیں کے اصول ہیں

☆☆☆☆☆

رونقِ زندگی حسینؑ سے ہے

رونقِ زندگی حسینؑ سے ہے　　آدمی آدمی حسینؑ سے ہے

کربلا کی ہے خاکِ شفاء　　یہ شرف برتری حسینؑ سے ہے

تھے یہ پہلے بھی فکر کا محور　　آج بھی آگہی حسینؑ سے ہے

غم کی لذت سے آشنا ہیں ہم　　روح میں تازگی حسینؑ سے ہے

زینت فرش عزا کی ذکرِ حسینؑ　　یا علیؑ یا حق حسینؑ سے ہے

سارے عالم میں ہے حسینؑ کا غم　　ہر طرف روشنی حسینؑ سے ہے

تھے بہتر خود آپ اپنی مثال　　بے غرض دوستی حسینؑ سے ہے

حُر نے دنیا کو یہ دیا پیغام　　دین میں آگہی حسینؑ سے ہے

سر کٹا کر بچا لیا اسلام　　بندگی بندگی حسینؑ سے ہے

آپؑ کے نام پر جو آئے شکیبؔ　　موت وہ زندگی حسینؑ سے ہے

قطعہ

سینے میں دل ہے پیار شہِ مشرقین سے

بندہ خدا کا لو ہے لگائے حسینؑ سے

جینے دیا نہ امت عاصی نے چین سے

ہاں اس لیے نہیں ہمیں فرصت ہے بین سے

☆☆☆☆☆

یہ دیا آلِ نبیؐ نے اہلِ دنیا کو پیام

یہ دیا آلِ نبی نے اہلِ دنیا کو پیام
زندگی انساں کی ہے ایثار و قربانی کا نام

یہ تمنا ہے میرے دل میں شہِ عالی مقام
نذر ہوں خدمت میں مولا آپ کے لاکھوں سلام

تھا حسینؑ ابن علیؑ کا زیرِ خنجر یہ پیام
زندگی راہِ وفا میں سر بلندی کا ہے نام

ہیں سخی ابن سخی آقا حسینؑ ابن علیؑ
اپنی اپنی سب مرادیں پا رہے خاص و عام

اشک آنکھوں میں لبوں پہ ذکر ہے شبیرؑ کا
یہ وظیفہ ہے میرا راہِ وفا میں صبح و شام

جا کے جنت میں کریں گے آبِ کوثر سے وضو
آئے گا جو لب پہ میرے ساقیِ کوثر کا نام

اس طرح آیا لحد میں دارِ فانی سے شکیبؔ
ذکرِ حیدر ہے زباں پہ ہاتھ میں کوثر کا جام

درودِ آلِ نبیؐ پر بصد نیاز رہے

درود آلِ نبیؐ پر بصد نیاز رہے — جبیں ہو خاکِ شفا پر یہ امتیاز رہے
زباں پہ آئے جو نام حسینؑ ابن علیؑ — ہو سر بلند سدا اور دل گداز رہے
دکھائے اہل نظر کو وہ دل کا آئینہ — مثالِ میثمِ و قنبرِ جو پاک باز رہے
ادا جو اجرِ رسالت کرے وہ مومن ہے — وہ آدمی ہے جو بغض علیؑ سے باز رہے
بلند آلِ نبیؐ سے نہیں بشر کوئی — زمیں میں اور فلک میں یہ امتیاز رہے
پڑی جو دیں کو ضرورت دیا لہو اپنا — حسینؑ دین رسالت کے چارہ ساز رہے
جھکا نہ سر جو تھا نیزے پہ سر بلند ہوا — حسینؑ حق کو تیری عظمتوں پہ ناز رہے
نہ غم ہو کوئی سوائے حسینؑ کے غم کے — جو زندگی ہو، عزا میں بسر دراز رہے
تخیلات کی دیتے ہیں وہ ہمیں خیرات — دلوں میں جن کے خدا کے شکیبؔ راز رہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

جو مجلسِ حسینؑ میں پل کر جواں ہوئے
وہ منزلِ حیات میں تسکینِ جاں ہوئے
مر کر غمِ حسینؑ میں ہم جاوداں ہوئے
دشمن حسینیت کے بے نام و نشاں ہوئے

کربلا، کربلا حسینؑ سے ہے

کربلا کربلا حسینؑ سے ہے　　خاکِ خاکِ شفاء حسینؑ سے ہے
ساری دنیا نظر کے سامنے ہے　　میری فکرِ رسا حسینؑ ہے
سید و سیدہ حسینؑ سے ہے　　باقی نامِ خدا حسینؑ سے ہے
بیٹے راحب کو بال فطرس کو　　یہ کرم یہ عطا حسینؑ سے ہے
دم سے عباسؑ کے ہے نام وفا　　باقی صبر و رضا حسینؑ سے ہے
قافلہ ہے رواں مودت کا　　قائم فرشِ عزا حسینؑ سے ہے
برسرِ دار حق زباں پہ ہے　　یہ فقط حوصلہ حسینؑ سے ہے
اشک آنکھوں میں لب پہ نام حسینؑ　　میرے دل کی صدا حسینؑ سے ہے
ہو نہ جب کوئی مونس و غمخوار　　دل کو بس آسرا حسینؑ سے ہے
راہ حق میں لٹا دیا گھر بار　　باقی نامِ خدا حسینؑ سے ہے
روشنی ہے شکیبؔ سینے میں　　دل کا روشن دیا حسینؑ سے ہے

☆☆☆☆☆
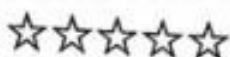
آنکھوں میں اشک دل میں محبت حسینؑ کی

آنکھوں میں اشک دل میں محبت حسینؑ کی
تسکینِ قلب و جاں ہے عقیدت حسینؑ کی

عباس کا علم یہ عزا خانے یہ جلوس
ہے آج بھی دلوں پہ حکومت حسینؑ کی

جو خرچ ہو رہا ہے عزائے حسینؑ میں
یہ فیضِ فاطمہؑ ہے، یہ دولت حسینؑ کی

دورِ یزیدیت کا تو نام ونشاں نہیں
ہے دین کی حیات شہادت حسینؑ کی

سجدہ میں سر رسولؐ کا ہیں پشت پر
معراج پا رہی ہے امامت حسینؑ کی

نیزے پہ کر رہا ہے تلاوت سرِ حسینؑ
پیغامِ زندگی ہے شہادت حسینؑ کی

وہ کر رہا ہے اجرِ رسالتؐ ادا شکیبؔ
قائم ہے جس کے دل میں محبت حسینؑ کی

جان دیکر راہِ حق میں اے حسین ابن علیؑ

جان دیکر راہ حق میں اے حسین ابن علیؑ
تو نے بخشی عالم انسانیت کو روشنی

موت کہتے ہیں کسے اور کیا ہے رازِ زندگی
بات یہ تو نے بتا دی اے حسین ابن علیؑ

کربلا نے ہے کیا اہل قلم کو سرفراز
ہے تخیل کی یہ منزل فکر کا حاصل یہی

آنکھ سے آنسو رواں لب پہ سدا ذکر حسینؑ
ہو غم شبیرؑ پہ قربان اپنی ہر خوشی

ہے حکومت آج بھی تیری دلوں پر اے حسینؑ
چھا گیا تاریکیوں میں تو جو بن کر روشنی

منزل راہِ وفا میں ہے وہ انساں کامیاب
آپؑ کے در کی جسے حاصل غلامی ہوگئی

معجزہ یہ ہے غم سبطِ پیمبرؐ کا شکیب
کم نہیں ہوتی کبھی اشکوں سے دل کی تشنگی

مکہ حسینؑ سے ہے مدینہ حسینؑ سے

مکہ حسینؑ سے ہے مدینہ حسینؑ سے
ہے دینِ مصطفیٰؐ کا سفینہ حسینؑ سے

ذکرِ حسینؑ میں ہو مری زندگی تمام
محوِ ولائے شوق ہے سینہ حسینؑ سے

قربان ہو حسینؑ کے غم پر ہر اِک خوشی
جینا حسینؑ سے میرا مرنا حسینؑ سے

یہ مجلس عزا یہ جلوسوں کا اہتمام
آتا ہے زندگی کا قرینہ حسینؑ سے

ذکرِ حسینؑ سے ہے چراغوں میں روشنی
روشن ہے اہل ظرف کا سینہ حسینؑ سے

بعدِ حسینؑ رنج و علم سے تھیں دل فگار
مانوس اس قدر تھی سکینہؑ حسینؑ سے

جب نہ رہے حسینؑ ہوئیں ختم رونقیں
آباد تھا نبیؐ کا مدینہ حسینؑ سے

دنیا میں جو لگی ہے شکیبؔ عصبیت کی آگ
سیکھے زمانہ اس کو بجھانا حسینؑ سے

☆☆☆☆☆

قطعہ

کہا نبی نے شہ مشرقین میرا ہے
کرو حسینؑ سے الفت حسینؑ میرا ہے
چلا جو خشک گلے پر حسینؑ کے خنجر
نجف سے آئی صدا نورعین میرا ہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

مہکا حسینؑ سے تھا خیابان مصطفےٰؐ
آئی چمن میں ایسی کسی کے بہار کب
سجدے میں تھے رسولؐ خدا پشت پر حسینؑ
دیکھا شکیبؔ ایسا کسی نے سوار کب

دنیا کی ہے زباں پہ فسانہ حسینؑ کا

دنیا کی ہے زباں پہ فسانہ حسینؑ کا
ہر دور ہر صدی ہے زمانہ حسینؑ کا

مقصود کائنات ہے نانا حسینؑ کا
عظمت نشاں ہے سارا گھرانہ حسینؑ کا

سجدے میں تھے رسولؐ خدا پشت پر حسینؑ
معراج تھی یوں پشت پہ آنا حسینؑ کا

کرتا رہا ہمیشہ وہ ہوش و خرد کی بات
بہلول راہ عشق تھا دانا حسینؑ کا

نسلِ یزیدیت کا تو نام و نشاں نہیں
ہے آج بھی امام زمانہؑ حسینؑ کا

دل تھام کر وداع ہوئے نانا کی قبر سے
تھا مرکزِ نگاہ مدینہ حسینؑ کا

گھر میں ہمارے خلد سے آتی ہیں سیدہؑ
جب سے سجا ہے تعزیہ خانہ حسینؑ کا

اشکوں کی ہیں شکیبؔ خریدار فاطمہؑ
ہے موتیوں کا دل میں خزانہ حسینؑ کا

☆☆☆☆☆

قطعہ

موت کی آغوش میں سجدہ بجا لائے حسینؑ
واہ رے جوشِ وفا نہ زیرِ خنجر آہ کی
سانس لینا اس لیے مجھ کو گوارا ہے شکیبؔ
تاکہ میں کرتا رہوں ہر لمحہ مدح شاہ کی

☆☆☆☆☆

ذکرِ حسینؑ دل کے دھڑکنے کی صدا ہے

ذکرِ حسینؑ دل کے دھڑکنے کی صدا ہے
یہ مجلس حسینؑ ہے زہراؑ کی دعا ہے

یہ کربلا ہے اس کی زمیں عرش اولٰی ہے
مٹی بفیض جود و سخا خاکِ شفا ہے

فرش عزا پہ خلد سے آتی ہیں سیدہؑ
ماتم کرو حسینؑ کا یہ بزم عزا ہے

یہ تعزیہ خانے یہ سبیلوں کا اہتمام
یہ نوحہ و ماتم میرے مولا کی عطا ہے

جاری رہے گا تابا ابد ماتم حسینؑ
لبیک یا حسینؑ ہر اک دل کی صدا ہے

آتی ہے فضاؤں سے یہ ماتم کی جو صدا
یہ ذکرِ علیؑ ذکرِ نبیؐ ذکر خدا ہے

جائیں گھروں کو لوٹ کر جی چاہتا نہیں
روضوں کا نظارہ ہے کہ جنت سے سوا ہے

بازارِ شام میں ہے اسیروں کا قافلہ
لوگوں کا اژدھام ہے زینبؑ بے ردا ہے

ذریت رسولِ پاک کی بے مقنعہ و چادر
چاروں طرف ہجوم ہے دربار سجا ہے

منبر رسولؐ کا یہ عزاداری کا شرف
یہ مرتبہ شکیبؔ شہِ دیں کی عطا ہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

موت کہتے ہیں کسے اور کیا ہے راز زندگی
بات یہ تو نے بتا دی اے حسینؑ ابن علیؑ
ہے غم شبیر باقی چودہ صدیوں سے شکیبؔ
کم نہیں ہوتی دلوں کی آنسوؤں سے تشنگی

☆☆☆☆☆

حضرت امام زین العابدینؑ
میں سید سجادؑ ہوں میں عابد بیمار ہوں

میں سیدِ سجادؑ ہوں میں عابدِ بیمار ہوں
میں ہوں اسیرِ کربلا میں بیکس و ناچار ہوں

[illegible] گیا دکھ کا بابا میرا مارا گیا
[illegible] ہے [illegible] صدموں سے میں دوچار ہوں

مارے گئے سب اقربا کوئی نہیں میرے سوا
شام غریباں آگئی بے آسرا بیمار ہوں

مارے گئے پیر و جواں میں رہ گیا یک و تنہا
کوئی نہیں اب آسرا میں قافلہ سالار ہوں

میں ہوں اسیرِ کربلا چاروں طرف ہیں اشقیا
گردن میں ہے طوقِ گراں زنجیر پا بیمار ہوں

ہے طشت میں بابا کا سر اور بے ردا ہیں بیبیاں
طوقِ گراں زنجیر پا میں داخلِ دربار ہوں

نرغے میں اعدا کے شکیبؔ کہتے تھے یہ زین العبا
سیدانیاں ہیں بے ردا میں بے کس و ناچار ہوں

شام کا بازار طوقِ گراں بار

شام کا بازار طوقِ گراں بار   رنج و غم ہزار عابدِ بیمار
عالمِ غربت اور یہ اسیری   آبلہ پا ہیں راہ ہے پُرخار
بالی سکینہؑ غم سے ہے نڈھال   کیا کرے بھائی بے بس و لاچار
شامِ غریباں چھائی اُداسی   کوئی نہیں ہے مونس و غمخوار
بسرِ بازار شامی زنجیر   زنداں بر اندام عابدِ بیمار
بابا کا میرے نیزے پہ سر ہے   دشمنِ جاں ہیں برسرِ آزار
بیبیاں تمام غم سے ہیں نڈھال   بے ردا زینبؑ ہے بھرا دربار
شمعِ انوار، سید سجادؑ   جان و دل ہزار آپ پہ نثار
بیبیاں شکیبؔ غم سے ہیں بے حال   شام کا زنداں رنج و غم ہزار

☆☆☆☆☆
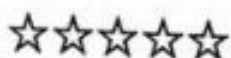
حضرت امام محمد باقرؑ
ہدایت کے لیے باقرؑ ولی ابن ولی آئے

ہدایت کے لیے باقرؑ ولی ابن ولی آئے
جناب سید سجاد کے بن کر وصی آئے
جسے ہو آرزو اہلِ نظر ہو آگہی آئے
شمع کے گرد پروانہ وہ بن آدمی آئے
تھیں ماں بنت حسن جو ام عبداللہ کہلائیں
شرافت و نجابت کی ہیں بن کر روشنی آئے
فضا پر نور ہے زین العباء کے گھر ولادت ہے
جو ہو جائے دلوں پہ نقش وہ حرف جلی آئے
محمد نام نامی آپؑ کا کنیت ابو جعفر
لقب باقر ہوا علم و فضل کی روشنی آئے
امامت و ولایت پر اگر ہو متفق دنیا
سلیقہ آئے جینے کا اصولِ زندگی آئے
محافظ دین کے تھے وارثِ علم لدنی تھے
چراغ پنجتن کی بن کے باقر روشنی آئے
سلام مصطفیٰؐ لے کر ہوئے جابر شکیب حاضر
فضائل میں مقابل آپ کے کیسے کوئی آئے

السلام اے دلبرِ زین العباؑ

السلام اے پیکرِ صبر و رضا
السلام اے باقرِ علم الھدا
السلام اے رازِ دار انبیاؑ
السلام اے دلبرِ زین العباؑ

آمدِ باقر جمعہ یکم رجب
آپؑ ہیں اعلیٰ حسب اعلیٰ نسب
باپ بھی سید ہیں ماں بھی سیدہ
السلام اے دلبر زین العباؑ

اے امامت و ولایت کے امیں
آپؑ کی سیرت ہے قرآنِ مبیں
آپؑ کا ہر قول، قولِ مصطفٰےؐ
السلام اے دلبرِ زین العباؑ

ہے سخاوت آپؑ کی بحرِ کراں
فیض کا ہے آپؑ کے دریا رواں

ہیں یتیموں بیکسوں کا آسرا
السلام اے دلبرِ زین العباؑ

شاہدِ کرب و بلا عرشِ اولیٰ
کم سنی میں تھے اسیرِ کربلا
زندگی تھی آپ کی اک معجزہ
السلام اے دلبرِ زین العباؑ

ظلم یہ ہشام نے شہؑ پہ کیا
زہر قاتل دشمنِ دیں نے دیا
ہر طرف کہرام برپا ہوگیا
السلام اے دلبرِ زین العباؑ

اے شہید راہ حق ابن شہید
جان دیکر لی رضا رب کی خرید
ہے شکیبؔ ناتواں لب پہ سدا
السلام اے دلبرِ زین العباؑ

☆☆☆☆☆

حضرت امام جعفر صادقؒ

وارثِ علمِ لدنی صاحبِ صدق وصفا

وارثِ علمِ لدنی صاحبِ صدق و صفا
ہیں جنابِ جعفر صادق فضل کی انتہا

یوم دوشنبہ تھا بارہ ربیع الاول کا دن
پیش وائی کے لیے آیا جو دیں کا پیشوا

علم و حکمت اور فراست پائی تھی میراث میں
والدِ ماجد ہیں باقرؒ ام فروہ والدہ

آپؒ تھے نورِ مجسم صاحبِ جود و سخا
آپؒ کی آمد سے روشن ہوگئے ارض و سما

صادق و فاضل و صابر اور طاہر ہے لقب
علم و حکمت کا احاطہ عقل سے ہے ماورا

بائے بسم اللہ تھا تل آپ کے رخسار پہ
نورِ حق نور امامت لوحِ پیشانی پہ تھا

عالم و فاضل ہزاروں آپؑ کے شاگرد تھے
آپؑ کے علم و فضل کا تھا وسیع تر دائرہ

لکھ رہا ہوں مدحتِ، میں جعفرِ صادق شکیبؔ
ہو رہا ہے اجرِ سرکارِ رسالتؐ بھی ادا

☆☆☆☆☆

قطعہ

ہیں شہرِ علم کی تعبیر بابِ علم کی آن
خود اپنی ذات میں قرآں ہیں جعفرِ صادقؑ
کتابِ جعفر و جامعہ کے مالک و مختار
شکیبؔ مصحفِ ایماں ہیں جعفرِ صادقؑ

☆☆☆☆☆

آپؐ صادق و امیں و مہرباں

آپؐ صادق و امیں و مہرباں
ہیں صراطِ حق ہدایت کا نشاں
علم کی دنیا میں لائے انقلاب
آپؐ بابِ علم کی تعبیرِ خواب
جس کا ثانی اور نہ جس کا جواب
آپؐ نے کھولا شریعت کا ہے باب
آپ ہیں اعلیٰ نسب عالی جناب
آپ بابِ علم کی تعبیرِ خواب
کیا بیاں ہو آپؐ کی حاجت روی
آپ ہیں ابن سخی ابن سخی
آپؐ ہیں سرِ خدا سرِ کتاب
آپؐ باب علم کی تعبیرِ خواب
قافلہ جو ہے شریعت کا رواں
آپؐ ہیں اس کے سدا روح رواں

حشر تک باقی رہے گی آب وتاب
آپؑ بابِ علم کی تعبیرِ خواب

آپؑ کے شاگرد جابر بن حیان
تھے امام کیمیا موجز بیان
روشنی پھیلائی مثلِ آفتاب
آپؑ بابِ علم کی تعبیرِ خواب

آپؑ ہیں علمِ امامت کے امیں
آپؑ سے باقی شریعت بالیقیں
آپ نے دیں کو عطا کی آب وتاب
آپؑ بابؑ علم کی تعبیرِ خواب

آپ کا قاتل لعین منصور تھا
زہر قاتل آپؑ کو جس نے دیا
آپ ہیں دینِ مبیں حق کی کتاب
آپ بابِ علم کی تعبیرِ خواب

روحِ ایماں مصحفِ ناطق شکیبؔ
منبع دیں جعفرِ صادق شکیبؔ
آپؑ کا ثانی ہے نہ کوئی جواب
آپؑ بابِ علم کی تعبیرِ خواب

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

ہو بیاں کیا روضہ پُر نور کا

ہو بیاں کیا روضہ پُر نور کا اس پہ ہے قربان جلوہ طور کا

روضۂ کاظمؑ ہو یا قبر جواد ہیں بہت نزدیک یہ باب المراد

منزلت یہ غیر کے در پہ کہاں سانس لینا بھی عبادت ہے یہاں

ہو نمازِ عشق روضہ پہ ادا معرفت ہو دین کی مولا عطا

ہے ہمیں معلوم جنت کا پتہ ہے سدا روضہ نظر میں آپؑ کا

آپ ہیں مشکل کشاء اور کارساز حبِ دنیا سے تھے کاظمؑ بے نیاز

تھا یدِ بیضہ، عصا، موسیٰؑ تیرا موسیٰؑ کاظمؑ سراپا معجزہ

اے شہید راہ حق دیں کی بقاء آپؑ ہر مشکل میں ہیں مشکل کشاء

السلام اے ساتویں برحق امام آپؑ کی عظمت پہ ہوں لاکھوں سلام

ہے شکیبؔ ناتواں تیرا گدا ہو عطا آقا میرے فکرِ رسا

قطعہ

آدمی جو صاحبِ ایمان ہے
جان و دل سے آپ پر قربان ہے
روضۂ انوار ہے خلدِ بریں
موسیٰ کاظمؑ سے دیں کی آن ہے

مبتلائے غم ہیں سب اہلِ ولا

مبتلائے غم ہیں سب اہلِ ولا ہے جنازہ قیدیِ بغداد کا
قید میں رکھا لعین نے تا حیات زہر قاتل بھی اسیری میں دیا
آپؑ پر اتنا کیا جور ستم قید سے نکلا جنازہ آپ کا
جسم پر تھی ہتھکڑی بیڑی پڑی قید سے نکلا یوں لاشہ آپؑ کا
پل پر رکھ دی لاش بے غسل و کفن کی لعینوں نے ستم کی انتہا
لاشِ انور دشمنوں سے چھین کر مومنوں نے دفن آقا کو کیا
قید ہو بغداد کی یا قید شام ہوگئی ظلم وستم کی انتہا
اللہ اللہ موسیٰ کاظمؑ شکیب صبر و استقلال کی تھے انتہا

☆☆☆☆☆

حضرت امام رضا علیہ السلام

ہے مقامِ خلد دامانِ رضاؑ

ہے مقامِ خلد دامانِ رضاؑ　　جائے رحمت ہے خراسانِ رضاؑ
آپ کے جود و سخا کی حد نہیں　　آج تک جاری ہے فیضانِ رضاؑ
مرحبا مہماں نوازی آپؑ کی　　ہوتے ہیں زوار مہمانِ رضاؑ
بھر رہے ہیں دامن امید سب　　ہیں جو روضہ پر غلامانِ رضاؑ
فارغ التحصیل علماء با عمل　　مرکز دیں ہے دبستانِ رضاؑ
شیر کو قالین کے زندہ کیا　　عقل سے ہے ماورا شانِ رضاؑ
ہے ضمانت میں وہ ہر دم آپ کی　　دل میں جسکے بھی ہے ایقانِ رضاؑ
ہوتی ہیں در پہ دعائیں مستجاب　　سایہ رحمت ہے فیضانِ رضاؑ
ہے ملائک کا گزر جس جا شکیبؔ　　اس کو کہتے ہیں خراسانِ رضاؑ

☆☆☆☆☆

خدا کا دین ہدایت کا راستہ ہیں رضاؑ

خدا کا دین ہدایت کا راستہ ہیں رضاؑ
راہِ وفا میں امامت کا سلسلہ ہیں رضاؑ

مناظرے کو جو آیا قدم جما نہ سکا
علومِ آلِ محمدؐ کی انتہا ہیں رضاؑ

جلال ایسا کہ کوئی نظر ملا نہ سکا
تجلیوں کا امامت کے آئینہ ہیں رضاؑ

دعائیں شام و سحر مستجاب ہوتی ہیں
فضل خدا کا ہیں تفسیر ھل اتٰی ہیں رضاؑ

ہیں معجزات کہ ان کا کوئی شمار نہیں
تمام رمز و حقیقت سے آشنا ہیں رضاؑ

طواف روضہ کا رہتا ہے کعبہ دل میں
صدائے دل ہیں مودت کی انتہا ہیں رضاؑ

ہر اک درد کا درماں امام ضامن ہے
بھنور میں آئے سفینہ تو ناخدا ہیں رضاؑ

شکیبؔ وقتِ زیارت دعا نہ یاد رہی
عطا کریں گے میرے غم سے آشنا ہیں رضاؑ

☆☆☆☆☆

آپؑ کو مہماں بلا کر کی دغا

آپؑ کو مہماں بلا کر کی دغا — نہ کیا مامون نے وعدہ وفا
ہر اذیت حالت غربت میں دی — آپؑ سے اہل جفا نے کی دغا
عرش رویا اور تھرائی زمیں — منہدم دیں کا ستوں جب ہوگیا
پاس کوئی آپ کے مونس نہ تھا — تھے مدینے میں عزیز و اقربا
پہنچی گھر میں جب شہادت کی خبر — مضطرب نکلے گھروں سے اقربا
حالت غربت تھا یہ غم کم نہ تھا — مر گئیں صدمے سے ہمشیرِ رضاؑ
ہر طرف غربت کا عالم تھا شکیبؔ — ہو خراساں یا کہ دشتِ کربلا

☆☆☆☆☆

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

چشمۂ رحمت ہے فیضانِ تقیؑ

چشمۂ رحمت ہے فیضانِ تقیؑ رحمت باری ہے بارانِ تقیؑ
چاند نے وہ حسن پایا ہی نہیں حسن یوسفؑ روئے تابانِ تقیؑ
متقی ہو وہ کرم سے آپؑ کے ہاتھ میں جس کے ہو دامانِ تقیؑ
آپؑ کی مرضی ہے مرضیِ خدا ماورائے عقل ہے شانِ تقیؑ
روح کو ملتی ہے آکر تازگی ہے مقام خلد ایوانِ تقیؑ
تیرگی میں وہ بھٹک سکتا نہیں ہو جسے دنیا میں عرفانِ تقیؑ
ہو رہی ہے نور کی بارش شکیبؔ روشنی میں ہیں غلامانِ تقیؑ

☆☆☆☆☆

پایا سکوں نہ آپؑ نے بچپن تا جوانی

پایا سکوں نہ آپ نے بچپن تا جوانی ہر روز و شب ستاتے رہے ظلم کے بانی
قیدی بنایا آپ کو بے جرم و بے خطا ظلم و ستم کی آپؑ پر تھی ختم انتہا
سلطانِ دیں سے اہل جفا نے کی عداوت سمجھے نہ اہل کیں شہ والا کی فضیلت
ام الفضل نے دے کے زہر بے وفائی کی لعنت ہو اس لعینہ پر ساری خدائی کی
پچیس سال عمر تھی جب ہوئی شہادت ظاہر ہوئے زمین پر آثارِ قیامت
وہ متقی امام، تقی جس کا تھا لقب مسموم راہ حق ہوا اعلیٰ حسب نسب
غم سے فگار چاہنے والوں کے تھے جگر سر پیٹتے تھے سن کے شہادت کی سب خبر
مسکن ہے دو شہید اماموں کا کاظمین یاں ہیں شکیبؔ صاحب ذیشاں مکرمین

☆☆☆☆☆

حضرت امام علی نقی علیہ السلام

ہیں زمیں پر جلوہ گر چوتھے علیؑ

ہیں زمیں پر جلوہ گر چوتھے علیؑ　　ہیں نقی ابنِ ولی ابن ولی
چاند تاروں میں ضیاء ہے آپؑ کی　　آپؑ ہیں سارے جہاں کی روشنی
ہوتی ہیں اس کی دعائیں مستجاب　　دل میں ہے جس کے محبت آپؑ کی
آپؑ ہیں نور خدا، بحر عطا　　ہو عطا قلب و نظر کو آگہی
ہیں تخیل کی حدوں سے ماورا　　ہیں لوحِ محفوظ پہ اسمِ جلی
آپ کے جود و سخا کی حد نہیں　　آپؑ ہیں ابن سخی ابن سخی
آپ کا در ہے درِ رحمت شکیبؔ　　آپ ہیں حاجت روا کل کے ولی

☆☆☆☆☆

ہو مدینہ یا مقامِ سامرہ

ہو مدینہ یا مقامِ سامرہ چین سے اک پل بھی جینے نہ دیا
نہ کیا دنیا نے حرمت کا خیال شرم تھی اہلِ جفا میں نہ حیاء
کوئی نہ تھا قید میں پرسانِ حال آپؑ پر ظلم وستم ہوتا رہا
حرمتِ مولا نقی پامال کی وقتِ آخر بھی کوئی مونس نہ تھا
ہر مصیبت میں رہے ثابت قدم آپؑ کے پیش نظر تھی کربلا
زہرِ قاتل سے ہوئے آقا شہید آسماں اس ظلم پر تھرا گیا
بر سرِ آزار دشمن تھے شکیبؔ مبتلائے غم رہے شاہ ہدیٰ

☆☆☆☆☆

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

مقامِ خلد ہے سجدے میں سر ہے

مقامِ خلد ہے سجدے میں سر ہے — نظر کے سامنے آقا کا در ہے
زمیں تا آسماں جو جلوہ گر ہے — وہ ہادی آپؑ کا نورِ نظر ہے
لگائی سنگ پارے پر مہر ہے — قلم چلتا رہا قرطاس پر ہے
نقی کے گھر ہے آمد عسکری کی — منور نور سے دیوار و در ہے
نکل آئی میری طوفاں سے کشتی — کرم آقا کا ہے مجھ پر نظر ہے
زمانہ دیکھ لے شانِ امامت — قدم پر آپؑ کے شیروں کا سر ہے
بلا لیتے ہیں اس کو در پہ آقا — نظر میں آپ کی جو معتبر ہے
شکیبؔ جاذب نظر تھا حسنِ یوسفؑ — جمالِ عسکری حدِ نظر ہے

☆☆☆☆☆
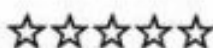
وارثِ علمِ لدنی واقفِ سرِ نہاں

وارثِ علمِ لدنی واقفِ سرِ نہاں عسکری ہیں بابِ رحمت گیارھواں
پیکرِ انساں میں تھے ناطق قرآں تھے ہدایت کا زمیں پر آسماں
ہو گئے جب زہرِ قاتل سے شہید پیٹتے تھے سر یتیم و ناتواں
گھر سے جب نکلا جنازہ آپ کا تھا گریباں چاک ہر پیر و جواں
سامرہ میں ایک قیامت تھی بپا سوگ میں تھا آپ کے سارا جہاں
گھر سے ہر ماتم کی آتی تھی صدا چل رہی تھیں رنج و غم کی آندھیاں
باپ کا جب اٹھ گیا سایہ شکیبؔ غم سے تھے بے حال ہادیٔ الزماں

☆☆☆☆☆

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام

ہم مر گئے نہ آئی کمی اعتبار میں

ہم مر گئے نہ آئی کمی اعتبار میں
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں تیرے انتظار میں

خضرا کے ہے جزیرے میں آقا تیرا قیام
نقشِ قدم میں ڈھونڈ رہا ہوں غبار میں

سنتا رہوں میں داستانِ ہجر عمر بھر
اتنی سکت نہیں ہے دلِ بے قرار میں

میں اشتیاقِ شوق میں رہتا ہوں رات دن
سانسیں میں گن رہا ہوں تیرے انتظار میں

دورِ خزاں ہے اور نظر آپ کی طرف
آپ آئیں تو بسر ہوں میرے دن بہار میں

دنیا کی محبت تو چھپاتا ہے زمانہ
ہو آپؐ سے جو عشق ہے عزت اظہار میں

کرکے طواف کتنے ہی طوفاں گزر گئے
کشتی میری ہے آپؐ کے آقا حصار میں

رہتے ہوئے حجاب میں ظاہر ہیں اس طرح
آتے نہیں شکیبؔ مناقب شمار میں

☆☆☆☆☆

برسے گا ابرِ رحمتِ پروردگار کب

برسے گا ابرِ رحمت پروردگار کب
آئے گی زندگی میں نہ جانے بہار کب

اہل وِلا کے آئے گا دل کو قرار کب
ہوگا زبانِ خلق پہ حق آشکار کب

ٹوٹے گا تیرگی کا نہ جانے حصار کب
دورِ خزاں میں آئے گا جانِ بہار کب

اہلِ ولا پہ آج ہر اک ظلم ہے روا
چمکے گی رن میں شاہ تیری ذوالفقار کب

کرتے ہیں اہل درد سدا دھوپ میں سفر
آئے گا راہِ شوق شجر سایہ دار کب

آتا ہے لب پہ اہلِ وِلا کے تمہارا نام
کرتا ہے بے نوا پہ کوئی اعتبار کب

کب تک سنوں گا ہجر کی میں داستاں شکیبؔ
اہلِ وِلا کو آئے گا صبر و قرار کب

چمن میں بارھواں غنچہ کھلا ہے

چمن میں بارھواں غنچہ کھلا ہے　　خیابانِ نبیؐ مہکا ہوا ہے
ہر اک مشکل میں جو حاجت روا ہے　　اسی کے دم سے دنیا کی بقا ہے
خیال و فکر سے جو ماورا ہے　　وہ آقا جانشین مصطفےٰؐ ہے
مٹا سکتا نہیں اس کو زمانہ　　بلندی کی جو آقا انتہا ہے
میرا سر ہے درِ آلِ نبیؐ پر　　میرے آقا یہ سب تیری عطا ہے
عریضہ لے گئیں ساحل سے موجیں　　امام عصر سے اب رابطہ ہے
دکھا دو اک جھلک اس ناتواں کو　　مریضِ عشق آقا لا دوا ہے
ہوئے ہیں بند دروازے تو کیا غم　　شکیبؔ آقا کا میرے در کھلا ہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

ہے اندھیرا ہر طرف تابندگی ہو جائے گی
آپ آئیں شادماں دل کی کلی ہوئی جائے گی
میں اندھیرے کا مکیں اور آپ مثل آفتاب
آپؑ کے آنے سے گھر میں روشنی ہو جائے گی

☆☆☆☆☆

چاند سورج کیا، زمیں کیا آسماں

چاند سورج کیا، زمیں کیا آسماں آپؑ کے زیرِ اثر سارا جہاں
اے شہِ دیں وارثِ کون و مکاں آپ ہیں فیضِ رساں تسکینِ جاں
ہے رواں جو زندگی کا کارواں ہیں امامِ عصر اس کے پاسباں
پردہ غیبت سے ہوں جلوہ نما منتظر ہے آپؑ کا سارا جہاں
ہے بھنور میں کشتیِ دیں آگئی ال مدد اے صاحب العصر الزماں
ہے زیارت ناحیہ وہ مرثیہ ہے مصائب کا جو اک بحرِ گراں
آپؑ کے ہیں منتظر اہلِ ولا ہے شکیبؔ ناتواں گریہ کناں

☆☆☆☆☆

سب جانے والے چلے گھبرائے گی صغریٰ

سب جانے والے چلے گھبرائے گی صغریٰ
داغِ غم فرقت کے دکھلائے گی صغریٰ

رہ جائے میرے پاس جو بھیا علی اصغرؑ
دے دے کے لوریاں اسے بہلائے گی صغریٰ

جاتے ہو تو جاؤ مگر یہ جان لو بھیاؑ
اک پل نا سکوں تیرے بنا پائے گی صغریٰ

دل میرا پھٹا جاتا ہے تنہائی کے غم سے
آئے نا جو تم لینے تو مر جائے گی صغریٰ

آئے بہن کی یاد تو خط لکھنا تم ضرور
آنکھوں سے خط لگا کے سکوں پائے گی صغریٰ

بابا کی یاد مجھ کو ستائے گی ہر گھڑی
بہنیں نہ ہوں ہوگی ساتھ تو گھبرائے گی صغریٰ

گن گن کے گزاروں گی ستارے میں روز و شب
بستر پہ سکوں اب نہ کبھی پائے گی صغرؑیٰ

خالی ہو بھرا گھر یہ تصور بھی نہیں تھا
اب گھٹ کے یوں لگتا ہے کہ مر جائے گی صغرؑیٰ

ممکن نہیں کہ ضبط کا یارا ہو اب شکیبؔ
ہر رنج و مصیبت تیری تڑپائے گی صغرؑیٰ

☆☆☆☆☆

قطعہ

جو مجلسِ حسینؑ میں آئے ہیں سیاہ پوش
یہ حسن اتفاق نہیں ہے جو ان میں جوش
ہے ماہ محرم میں نہیں فکرِ خرد و نوش
صدیوں سے ہیں یہ محوئے بکا راز دار ہوش

☆☆☆☆☆

یہ ماہِ محرم ہے عزا خانے سجاؤ

یہ ماہِ محرم ہے عزا خانے سجاؤ
ماتم کرو حسینؑ کا فرشِ عزا بچھاؤ

جب اہل عزا مجلس شبیرؑ میں آؤ
اپنے عمل سے اسوۂ شبیرؑ سکھاؤ

فرشِ عزا پہ آؤ کہ زہراؑ ہیں منتظر
قائم رہے حسینؑ کا غم سوگ مناؤ

بچھتی نہ ہو دنیا میں جو اولاد کسی کی
لاؤ علم کے سائے میں اور سقا بناؤ

شبیرؑ کے ہاتھوں پہ ہے اصغرؑ کا جو لاشہ
جھولا علی اصغرؑ کا بصد رنج اٹھاؤ

کرتی تھی یہ ماں پیٹ کے سر نوحہ و زاری
پھٹتا ہے جگر ماں کا ہو، اکبرؑ کہاں آؤ

چین آئے گا زینبؑ کو نہ مر جاؤں کی بھیا
دریا سے آ کے اپنی مجھے شکل دکھاؤ

غم کوئی نہ ہو تم کو سوائے غمِ حسینؑ
اے اہل عزا دل میں غم شاہ بساؤ

لب پر شکیبؔ ہائے حسینا کی ہو صدا
فرشِ عزا سے اٹھ کے لحد میں جو تم آؤ

☆☆☆☆☆

قطعہ

ہے دعائے فاطمہؑ یہ مجلسوں کا سلسلہ
حشر تک قائم رہے گا عظمتوں کا سلسلہ
صرف دنیا تک نہیں محدود یہ غم ہے شکیبؔ
جا کے کوثر سے ہے ملتا آنسوؤں کا سلسلہ

☆☆☆☆☆

اکبرؑ کا ہے ماتم علی اصغرؑ کا ہے ماتم

اکبرؑ کا ہے ماتم علی اصغرؑ کا ہے ماتم
دن ہیں یہ قیامت کے بہتر کا ماتم

لوٹا گیا اس ماہ محمدؐ کا گھرانہ
اے اہلِ عزا سبطِ پیمبرؐ کا ہے ماتم

فرشِ عزا پہ آئی ہیں جنت سے فاطمہؑ
مظلوم کربلا کے بھرے گھر کا ہے ماتم

شبیرؑ کے ہاتھوں پہ ہے بے شیر کا لاشہ
ششماہے مجاہد علی اصغرؑ کا ہے ماتم

سوکھے گلے پہ خنجرِ شمرِ لعین چلا
زہراؑ تڑپ رہی ہیں بہتر کا ہے ماتم

بے گور و کفن لاشۂ شبیر تھا رن میں
یہ ثانیِ زہراؑ کے برادر کا ہے ماتم

سب جن و ملک اہلِ عزا محوِ بکا ہیں
مقتل میں پڑا لاشہ بے سر کا ہے ماتم

خیمے جلے ردائیں چھنیں اہلِ حرم کی
گھر لٹ گیا عباسِؑ دلاور کا ہے ماتم

اک دوپہر میں سارا بھرا گھر اجڑ گیا
ہم شکلِ مصطفےٰؐ علی اکبرؑ کا ہے ماتم

ہیں سیدہ بتولؑ شکیبؔ فرشِ عزا پہ
پرسہ دو شہیدوں کا بہتر کا ہے ماتم

قطعہ

عشق سچا ہو اگر رنگ سحر دیتا ہے
دل سمندر ہو اگر دیدۂ تر دیتا ہے
خشک آنکھوں میں نمی خونِ جگر دیتا ہے
میرا مولا میری آنکھوں میں گوہر دیتا ہے

عباسؑ ہے وہ نام وفا کی کتاب کا

عباسؑ ہے وہ نام وفا کی کتاب کا
ہر حرف دے رہا ہے پتہ انقلاب کا

تحریر ہے پھریرے پہ عباسِؑ باوفا
یہ آخری ورق ہے وفا کی کتاب کا

اونچا رہے گا پرچم عباسؑ حشر تک
جھکتا ہے اسکے سامنے سر آفتاب کا

لہرا رہا ہے سارے زمانے میں جو علم
راہِ وفا میں ہے یہ نشاں انقلاب کا

خیموں سے آرہی تھی العطش کی جو صدا
ساحل سے سر پٹختا تھا خیمہ حباب کا

موجوں نے چومے بڑھ کے علمدار کے قدم
تھا تشنہ لب جو شیر جری بوتراب کا

جرار و باوفا و سخی آسماں جناب
عباس آئینہ تھے علیؑ کے شباب کا

تھے ساتھ یوں حسینؑ کے عباسِؑ باوفا
جیسے علیؑ تھے سایہ رسالت مآب کا

فوجیں تو کیا، شکیبؔ الٹ دیتے راہِ شام
ہوتا جو کربلا میں عمل احتساب کا

قطعہ

وفا کے نام پہ شانے کٹا گئے عباسؑ
شمع وفا کی لہو سے جلا گئے عباسؑ
لب فرات بھی پانی پیا نہ غازی نے
وفا کی راہ پہ چلنا سکھا گئے عباسؑ

☆☆☆☆☆

اونچا رہے گا شہ کے وفادار کا علم

اونچا رہے گا شہ کے وفادار کا علم　　خیبر میں تھا یہ حیدرِ کرار کا علم
آئے جو اسکے سائے میں پاتا ہے وہ شفا　　موجز نما ہے غازیٔ سرکار کا علم
یہ باب الحوائج کو وراثت میں ملا تھا　　یہ ہے جنابِ سیدِ ابرارؐ کا علم
آنکھوں سے لگاتے ہیں ملک اسکا پھریرا　　عظمت نشاں ہے صاحبِ کردار کا علم
جن کو خدا نے خلق کیا اپنے نور سے　　ان پیکرِ ضیاء کے ہے انوار کا علم
یہ بخششِ نبیؐ ہے عطائے حسینؑ ہے　　جرار کا علم ہے یہ کرار کا علم
قلب و نظرِ شکیبؔ تقدس پہ ہوں نثار　　یہ ہے حسینؑ فوج کے سالار کا علم

☆☆☆☆☆

قطعہ

رن میں حیدرؑ دکھائی دیتا ہے
تنہا لشکر دکھائی دیتا ہے
وہ جو پیاسا فرات پہ تھا شکیبؔ
لب کوثر دکھائی دیتا ہے

☆☆☆☆☆

ہو وقتِ اجل سر تیرے قدموں میں جھکا ہو

ہو وقتِ اجل سر تیرے قدموں میں جھکا ہو
جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو (مصرع طرح)

ہر مرضِ لا دوا میں پھریرے کی ہوا ہو
نظر کرم ہو آپؑ کی اک پل میں شفا ہو

کردار کی انسان کو دولت وہ عطا ہو
عباسؑ نامدار ہر اک دل کی صدا ہو

ہر سانس زندگی کی ہو آلِ نبیؐ کے نام
ہو اجرِ رسالتؐ جو ادا حقِ وفا ہو

طوفان سے کشتی میری آجائے کنارے
رحمت کی اک نظر جو شہنشاہِ وفا ہو

سرداب کی دعا ہے زیارت کا ہو شرف
عباسِ نامدار شہِ عقدہ کشاء ہو

ہو صاحبِ کردار ہر اک زائرِ امام
مقبولِ بارگاہِ امامت یہ دعا ہو

راہِ وفا میں ہو یوں بسر زندگی شکیبؔ
ہو ذکرِ اہلِ بیتؑ سدا فرشِ عزا ہو

☆☆☆☆

قطعہ

خلوصِ اہلِ عزا میں نہ ہو جو غم کے لیے
مجھے گوارا نہیں جینا اک دم کے لیے
رسائی ہاتھوں کی ممکن نہ تھی پڑی جو نظر
شکیبؔ بوسے نظر نے میری علم کے لیے

☆☆☆☆☆

جس کو سند وفا کی شہ دیں سے ملی ہے

جس کو سند وفا کی شہ دیں سے ملی ہے
عباسؑ اس کا نام ہے وہ حرف جلی ہے

جعفرؑ کی آن، صبرِ حسینؑ ابن علیؑ ہے
شیروں کا شیر رن میں جو آئے تو علیؑ ہے

درگاہ کی یہ شان کہ رحمت کا ہے نزول
جس جا علم لگا ہو وہاں روشنی بھی ہے

پانی طواف کرتا ہے مرقد کے چار سو
سقائے اہل بیتؑ ہے حق کا ولی بھی ہے

تھی آستیں جو الٹی زمانہ الٹ گیا
یہ شیرِ نیستانِ جری ابن علیؑ ہے

پانی کے ساتھ بہہ گیا عباسؑ کا لہو
یہ وقت مصائب ہے قیادت کی گھڑی ہے

راہِ وفا میں بھائی کے شانے قلم ہوئے
بازو میں رسن ثانیِ زہراؑ کے بندھی ہے

یہ بارگاہِ حضرت عباسؑ ہے شکیبؔ
خوشبو میں بسی رنگِ وفا سے یہ سجی ہے

☆☆☆☆☆

قطعہ

مرحبہ یہ حوصلہ تیرا وفادارِ حسینؑ
نہر پہ قبضہ ہے اور پیاسا ہے سالارِ حسینؑ
ہوگیا دورِ یزیدی، ختم شاہی مٹ گئی
آج بھی قائم ہے لیکن دیکھ دربارِ حسینؑ

☆☆☆☆☆

منزلِ راہِ وفا میں جو اٹھاتا ہے علم

منزلِ راہِ وفا میں جو اٹھاتا ہے علم
اس کو گرنے سے ہر اک گام بچاتا ہے علم

ساتھ چلتے ہیں علم کے جو محبانِ علیؑ
جلوئے ہر گام پہ جنت کے دکھاتا ہے علم

حسرت و یاس سے کہتے تھے یہ اصحاب رسولؐ
دیکھیے کون نبی پاکؐ سے پاتا ہے علم

گھر سے آتے ہیں وضو کرکے محبانِ حسینؑ
ہر برائی سے محبوں کو بچاتا ہے علم

پنجتن پاک سے منسوب ہے پنجے کا نشاں
راہِ حق سارے زمانے کو دکھاتا ہے علم

دل کی آنکھوں سے جو کرتا ہے زیارت آکر
پردہ غفلت کا ان آنکھوں سے ہٹاتا ہے علم

لا دوا کے لیے کافی ہے پھریرے کی ہوا
مرضِ جانکاہ سے اک پل میں بچاتا ہے علم

مشک ہے آج بھی عباسِ علمدار کے ساتھ
یاد اک پیاسی بھتیجی کی دلاتا ہے علم

دیکھ کر مشک سکینہؑ جو رواں ہوں آنسو
تشنگی روح کی ہر آن بجھاتا ہے علم

انبیاء آتے ہیں اس گھر میں زیارت کو شکیبؔ
اپنے گھر میں جو عقیدت سے سجاتا ہے علم

☆☆☆☆☆

قطعہ

ہوگا جس کے سر پہ سایہ پرچمِ عباسؑ کا
اس کا حامی حشر میں مشکل کشاء ہو جائے گا
آئیگا طوفاں میں ساحل اسکے قدموں میں شکیبؔ
نام جب عباسؑ کا وردِ زباں ہو جائے گا

ہے مقامِ عرش سے بالا علم عباسؑ کا

ہے مقامِ عرش سے بالا علم عباسؑ کا
رحمتوں کا سر پہ ہے سایہ علم عباسؑ کا

میری نس نس سے انا الحق کی صدا آنے لگی
کعبۂ دل میں جو لہرایا علم عباسؑ کا

ہے علم داری کا حاصل آج بھی ہم کو شرف
ہے عزاداروں کا سرمایہ علم عباسؑ کا

جاتی ہے خلد بریں اس کے پھریرے کی ہوا
ہے زمیں تا کہ آسماں چھایا علم عباسؑ کا

ساری دنیا میں ہوئے پرچم عدو کے سرنگوں
سارے عالم میں ہے لہرایا علم عباسؑ کا

دیکھ کر بالی سکینہؑ ہوگئیں غم سے نڈھال
خوں میں تر خیمے میں جو آیا علم عباسؑ کا

یہ ہوا محسوس جیسے یہ شکیبؔ اپنا ہے گھر
جب کسی گھر میں نظر آیا علم عباسؑ کا

☆☆☆☆☆

قطعہ

ہمارے دل کے دھڑکنے کی ہے صدا عباسؑ
نہیں ہے ہم سے ایک پل کو بھی جدا عباسؑ
حسینؑ پہ ہوا دنیا میں ختم صبر شکیبؔ
وفا کی کرب و بلا میں ہے انتہا عباسؑ

☆☆☆☆☆

اے ماہِ تاباں شہزادۂ قاسمؑ

اے ماہِ تاباں شہزادۂ قاسمؑ   اے کشتۂ جاں شہزادۂ قاسمؑ

وارثِ حیدر اے مرد میداں   اے شیرِ یزداں شہزادۂ قاسمؑ

ستونِ کعبہ اے نورِ یزداں   اے رمزِ قرآں شہزادۂ قاسمؑ

اے نور ایماں شمع فروزاں   نیرِ تاباں شہزادۂ قاسمؑ

چراغ خانہ، ضیائے کبریٰ   اے نور ایماں شہزادۂ قاسمؑ

کشتۂ شدن من جانِ گل تر   اے مادرِ جاں شہزادۂ قاسمؑ

امیدِ مادر خاک بسر شد   اے تنِ پنہاں شہزادۂ قاسمؑ

ابن حسن شد صد پارہ پارہ   اے روئے تاباں شہزادہ قاسمؑ

عروس قاسمؑ شکیب ہجراں   اے کشتۂ جاں شہزادۂ قاسمؑ

☆☆☆☆☆
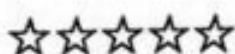
بین یہ کرتی تھی ماں

بین یہ کرتی تھی ماں ہو علی اکبؑر کہاں
ماں تمہیں ڈھونڈے کہاں اے میرے کڑیل جواں
یوسفِ ثانی میرا تشنہ لب مارا گیا
کیا کرے مجبور ماں اے میرے کڑیل جواں
غم سے ہے سینہ فگار دل پہ ہیں صدمے ہزار
روح بے تاب و تواں اے میرے کڑیل جواں
جھک گئی ماں کی کمر جاؤں گی صدمے سے مر
اٹھتا ہے دل سے دھواں اے میرے کڑیل جواں
ماں ہے غم میں مبتلا بے نوا بے آسرا
ہو کہاں تسکینِ جاں اے میرے کڑیل جواں
لٹ گئی میں بے وطن ہوگیا ویراں چمن
چھائی ہے ہر سو خزاں اے میرے کڑیل جواں
دل شکیب افگار ہیں حشر کے آثار ہیں
ماں یہ کرتی ہے فغاں اے میرے کڑیل جواں

☆☆☆☆☆

کہتی تھی یہ رو کے ماں

کہتی تھی یہ رو کے ماں ہے میرا اصغرؑ کہاں
چھد گیا ننھا گلہ الحفیظ و الاماں
تیرہ و تاریک ہے لال یہ سارا جہاں
تیری جدائی کا غم ماں کرے کس سے بیاں
غم سے سکینہؑ نڈھال لے رہی ہے سسکیاں
چھائی ہے غم کی گھٹا ماں تجھے ڈھونڈے کہاں
زندگی بھر اب تجھے روئے گی ماں خستہ جاں
غم سے ہے سینہ فگار اے شکیبؔ ناتواں

☆☆☆☆☆

قطعہ

کھا کے سینے پہ سناں
ہوگئے سب سے جدا
لاشۂ کڑیل جواں
باپ ہے یک و تنہا

☆☆☆☆☆

باقی نہ رہے سید و سردار سکینہؑ

باقی نہ رہے سید و سردار سکینہؑ — اب کس سے کرے درد کا اظہار سکینہؑ
دے کس کو صدا بے کس و ناچار سکینہؑ — مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

بابا کے میرے خشک گلے پہ چلا خنجر — یہ غم وہ غم ہے چین نہ آئیگا عمر بھر
سر پیٹتی رہتی ہے دل افگار سکینہؑ — مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

در چھینے لعینوں نے طمانچے مجھے مارے — آمادہ جفا ہیں لعین گرد ہمارے
دشمن ہیں ہزاروں نہیں غمخوار سکینہؑ — مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

بابا کی جدائی کا بہت رنج و الم ہے — عموں کی جدائی سے گھٹا سینے میں دم ہے
سوتی نہیں راتوں کو دل افگار سکینہؑ — مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

ہم بے کس وناچار ہیں بے مقنعہ وچادر — ہے نیزۂ طویل پر بابا کا میرے سر
اور شمر ہے آمادہ آزار سکینہؑ — مجبور ہے آفت میں گرفتا سکینہؑ

داغ غم فرقت کے دکھلاؤں میں بابا — جینے سے تو بہتر ہے کہ مرجاؤں میں بابا
پردیس میں صدموں سے ہے دوچار سکینہؑ — مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

میں رہ گئی تنہا ہوئے سب ختم سہارے — مونس نہیں کوئی، سبھی دشمن ہیں ہمارے
آتے ہیں نظر حشر کے آثار سکینہؑ — مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

بابا مجھے مقتل سے گلے آ کے لگا لو   بے چین ہوں مجبور ہوں سینے پہ سلا لو
چاروں طرف ہیں حشر کے آثار سکینہؑ   مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

یادِ علی اصغرؑ میں گزرتے ہیں شب و روز   قاسمؑ کی شہادت ہے المناک جگر سوز
رنج و الم سے ہوگئی دوچار سکینہؑ   مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

سب چاہنے والے سوئے جنت ہیں سدھارے   تنہائی کا عالم ہے ہوئے ختم سہارے
جینے کے نہیں اب رہے آثار سکینہؑ   مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

تنے ہے ستم کہ نہیں جان بدن میں   لگتا ہے نہ پہنچوں گی کبھی اپنے وطن میں
قیدی بنی بے یارومددگار سکینہؑ   مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

بابا ہیں نہ عموں ہیں نہ بھیا علی اصغرؑ   اب عمر ہو رہی ہے میری قید میں بسر
ہے موت کی زنداں میں طلب گار سکینہؑ   مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

آنکھیں ہیں نم شکیب نہیں قوت اظہار   ہے کربلا نظر میں، نوحہ لب پہ، دل فگار
کرتی ہے بین بے کس و ناچار سکینہؑ   مجبور ہے آفت میں گرفتار سکینہؑ

☆☆☆☆☆

جب شامِ غریباں ہوئی گھبرائی سکینہؑ

جب شامِ غریباں ہوئی گھبرائی سکینہؑ
روتی ہوئی مقتل میں چلی آئی سکینہؑ

کرتا چلا اسیر ہوئی کھائے طمانچے
بعد حسینؑ پل نہ سکوں پائی سکینہؑ

شمر لعین ہے آپ پر آمادۂ جفا
سب مر گئے جو تھے تیرے شیدائی سکینہؑ

مارے گئے سب کوئی نہیں مونس و غمخوار
بابا ہیں نہ عموں نہ جواں بھائی سکینہؑ

کہتی تھی کہ بابا مجھے سینے سے لگا لو
دربار میں یزید کے جب آئی سکینہؑ

کرتیں تھیں بین قبر سکینہؑ پہ یہ رباب
چاروں طرف ہے غم کی گھٹا چھائی سکینہؑ

اشکوں کے جام خدمت عالی میں ہیں شکیب
گریہ کناں ہے آپ کا شیدائی سکینہؑ

چھن گئی سر سے ردا

چھن گئی سر سے ردا دے کے زینبؑ صدا
بھائی بے گور و کفن اور زینبؑ بے ردا
پاؤں میں زنجیر ہے سارباں زین العباؑ
بھائی کا نیزے پہ سر ہے بہن بے آسرا
جل گئے خیمے تمام لٹ گئی آلِ عبا
شام کا دربارِ عام المدد شیرِ خدا
ہر قدم صدمے ہزار ہیں حرم بے آسرا
نوحہ ہے لب پر شکیبؔ ہے نظر میں کربلا

☆☆☆☆☆

کوفہ و شام و کربلا زینبؑ

کوفہ و شام و کربلا زینبؑ
تھی مصائب کی انتہا زینبؑ

راہِ حق میں لٹا دیا گھر بار
بخشی اسلام کو بقا زینبؑ

رخ سے الٹی یزیدیت کے نقاب
بے ردا ہو کے سیدہ زینبؑ

صبر میں تھیں حسینؑ ابن علیؑ
اور خطابت میں مرتضیٰؑ زینبؑ

بن گئیں راہِ حق میں بعدِ حسینؑ
کشتی دیں کا آسرا زینبؑ

ہیں جو دنیا میں صاحبان عزا
آپ کے در کے ہیں گدا زینبؑ

فتح بھائی نے کربلا کو کیا
آپؑ نے شام با خدا زینبؑ

بے کفن تھا حسینؑ کا لاشہ
اور مقتل میں بے ردا زینبؑ

اپنے بچوں کا غم منا نہ سکی
بھائی کے غم میں مبتلا زینبؑ

جو سکینہؑ کا آسرا بنتا
کون تھا آپ کے سوا زینبؑ

تھیں مصائب میں ثانی زہراؑ
اور شجاعت میں مرتضیٰؑ زینبؑ

ہیں نہ عباسؑ نہ اکبرؑ نہ حسینؑ
دے کے قید میں صدا زینبؑ

کربلا میں شکیبؔ بعد حسینؑ
تھیں اسیروں کا آسرا زینبؑ

☆☆☆☆☆
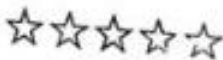
بھائی مارا گیا زینبؑ کے دلارے نہ رہے

بھائی مارا گیا زینبؑ کے دلارے نہ رہے
جن سے روشن تھا بھرا گھر وہ ستارے نہ رہے

دریا چلو میں اٹھا کر کیا پیاسوں کے نام
تا کہ پیاسا کوئی دریا کے کنارے نہ رہے

رن میں ہے شامِ غریباں کی اداسی چھائی
تھے جو روشن مصحفِ دین کے پارے نہ رہے

لاشے پامال ہوئے عترتِ اطہار لٹی
تھے جو پردیس میں سر پر وہ سہارے نہ رہے

موت کے سائے بڑھے بھائی میرا قتل ہوا
وقتِ تنہائی ہے غم خوار ہمارے نہ رہے

آئی جب شامِ غریباں کی مصیبت سر پر
خیمے جلتے رہے زینبؑ کے سہارے نہ رہے

ہاتھ باندھے پسِ گردن سے پھرایا در در
کلمہ گو تھے جو مسلمان ہمارے نہ رہے

ننھے بچے جو گرے راہ میں پامال ہوئے
گودیں خالی ہوئیں ماؤں کے سہارے نہ رہے

چین آئے گا نہ زینبؑ کو ہوا گھر برباد
چھائی ہے غم کی گھٹا آنکھ کے تارے نہ رہے

صدمے ایسے ہیں کہ نانا نہ سنبھل پاؤں گی
وہ جو پیارے تھے بہت راج دلارے نہ رہے

بہہ گیا سارا لہو تیروں کی بارش میں شکیبؔ
کند خنجر جو چلا خون کے دھارے نہ رہے

☆☆☆☆☆

تادمِ مرگ نہ بھولوں گی جدائی کا غم

تادمِ مرگ نہ بھولوں گی جدائی کا غم
کتنا پُر درد ہے لوگو میرے بھائی کا غم

ہوگئے شانے قلم کوئی سہارا نہ رہا
ہائے عباسؑ تیری عقدہ کشائی کا غم

گھر لٹا خیمے جلے ہوگئی برباد بہن
ہے گراں بار بہت شاہِ کربلائی کا غم

چکیاں پیس کے پالا تھا میرے بھائی کو
عمر بھر کے لیے ہے ماں کی کمائی کا غم

مشک عباسؑ وفادار کی تھی خون میں تر
تھا سکینہؑ کو چچا جان کی سقائی کا غم

بے ردا تھیں سرِ بازار کھلے سر زینبؑ
تھا لعینوں کی بہت ہرزہ سرائی کا غم

تھے نہ عباسؑ نہ قاسمؑ علی اکبرؑ نہ حسینؑ
قید خانے میں سکینہؑ کو تھا تنہائی کا غم

گھر لٹا قید ہوئی قبر سکینہؑ کی بنی
تھا گراں اہل عزا فاطمہؑ کی جائی کا غم

بھول سکتی نہیں دنیا غمِ شبیرؑ شکیبؔ
شہ کا غم ایک طرف ساری خدائی کا غم

☆☆☆☆☆

انتخاب

کربلا کی دھوپ میں مولا کو پیاسا دیکھ کر
دھوپ میں احساس ہوتا ہے کہ میں سائے میں ہوں

☆☆☆☆☆

تھی یہ زینبؑ کی صدا

تھی یہ زینبؑ کی صدا — لٹ گیا کنبہ میرا
بھائی کا چھلنی بدن — سر ہوا تن سے جدا
ہو میرے بھائی کہاں — ہے بہن بے آسرا
جب چلا تیرِ ستم — چھد گیا ننھا گلا
ٹکڑے ٹکڑے تھا بدن — قاسمِ نوشاہ کا
ہیں رسن بستہ حرم — لٹ گئی آلِ عبا
غم سے ہے پھٹتا جگر — بی بیاں ہیں بے ردا
جل گئے خیمے شکیبؔ — چھائی ہے غم کی گھٹا

☆☆☆☆☆

دخترِ شاہ لافتیٰ زینبؑ

دخترِ شاہ لافتیٰ زینبؑ — مصحفِ فاطمہ زہراؑ زینبؑ

رازِ دارِ حسینؑ ابن علیؑ — راہِ حق سرِ لاالہ زینبؑ

مرتبے میں ہیں ثانی زہراؑ — اور علیؑ کا ہیں آئینہ زینبؑ

ہیں شجاعت پہ آپ کی نازاں — کوفہ و شام و کربلا زینبؑ

انتہا کربلا کی صبرِ حسینؑ — تھیں مصائب کی انتہا زینبؑ

بھائی کا سر تھا نوکِ نیزہ پہ — تھیں رسن بستہ بے ردا زینبؑ

زیرِ خنجر تھا شاہِ دیں کا گلا — رنج و غم میں تھیں مبتلا زینبؑ

کربلا میں شکیبِ بعد حسینؑ — کشتیِ دیں کی ناخدا زینبؑ

☆☆☆☆☆

کربلا گود کے پالوں سے بسائی نانا

کربلا گود کے پالوں سے بسائی نانا
لٹ گئی فاطمہ زہراؑ کی کمائی نانا

سر برہنہ بھرے دربار میں آئی نانا
زندہ در گور ہوئی آپؐ کی جائی نانا

ایسا لگتا تھا کہ بھائی میرا مر جائے گا
برچھی اکبرؑ کے جو سینے میں در آئی نانا

سر پہ چادر نہ تھی دیتی جو کفن بھائی کو
بے کفن تھا سرِ مقتل میرا بھائی نانا

بے کفن لاش پہ بھائی کی میں کرتی تھی بین
کوئی سنتا نہ تھا زینبؑ کی دہائی نانا

بھول سکتی نہیں وہ عصر کا خونی منظر
کربلا آنکھوں میں زینبؑ نے بسائی نانا

لوٹا اسباب گیا سر پہ ردائیں نہ رہیں
شام والوں نے کی خیموں پہ چڑھائی نانا

چھینے در بالی سکینہؑ کے طمانچے مارے
آگ خیموں میں لعینوں لگائی نانا

آئی جب شامِ غریباں میں سکینہؑ رن میں
پیٹتی سر تھی اور دیتی تھی دہائی نانا

مر گئی شام کے زنداں میں سکینہؑ گھٹ کر
قید خانے میں لحد اس کی بنائی نانا

راہ تاریک تھی اور عالمِ تنہائی تھی
جب ملی قید سے زینبؑ کو رہائی نانا

چادریں چھن گئیں اسباب لٹا قید ہوئی
ہاتھ خالی ہوں مدینے میں، میں آئی نانا

جسم کے ساتھ جو تیروں سے ہوا تھا چھلنی
کرتا مرقد پہ نواسی تیری لائی نانا

بین زینبؑ کے تھے یہ آ کے مدینے میں شکیبؔ
لٹ کے پردیس سے آئی تیری جائی نانا

☆☆☆☆☆

شاہ کا ہوا تن سے سر جدا

شاہ کا ہوا تن سے سر جدا اہلِ حرم ہیں غم میں مبتلا
آپ بے کفن، میں ہوں بے ردا کیا کرے بھائی، آپ کی بہنا
سرخ تھی زمیں، رویا آسماں وا مصیبتاہ، دشتِ کربلا
بالی سکینہؑ، غم سے تھی نڈھال دیتی تھی صدا، ہیں کہاں چچا
خیمے جل گئے، اٹھتا ہے دھواں بے ردا ہوئی، بنتِ فاطمہؑ
بالیاں چھنیں، کھائے طمانچے بالی سکینہؑ، دے کے صدا
ہوگئی اسیر آلِ پیمبرؐ ظلم و جور کی تھی نہ انتہا
لٹ گیا شکیبؔ فاطمہؑ کا گھر غم کی ہر طرف چھائی ہے گھٹا

☆☆☆☆☆

قطعہ

چلا جو خشک گلے پر حسینؑ کے خنجر
نجف سے آئی صدا نورِعین میرا ہے
سرِ حسینؑ نے نیزے پہ جو پڑھا قرآن
پکارتی تھی مشیت حسینؑ میرا ہے

سوکھے گلے پہ شمر نے خنجر جو چلایا

سوکھے گلے پہ شمر نے خنجر جو چلایا
محبوبِ کردگار کو مرقد میں رلایا

جب اٹھ نہ سکی باپ سے کڑیل جواں کی لاش
بچوں نے رن میں لاشۂ اکبرؑ ہے اٹھایا

دیکھا جو ماں نے اصغرؑ بےشیر کا گلا
سینہ ہوا فگار جگر منہ کو تھا آیا

اہلِ حرم کی شامِ غریباں میں تھی صدا
فریاد خدایا، میری فریاد خدایا

دُر چھینے ستمگر نے مجھے مارے طمانچے
بابا مجھے لعینوں نے ہر آن ستایا

دربار میں یزید کے کہرام تھا بپا
بچی نے سرِ شاہؑ جو سینے سے لگایا

چالیس سال کرتے رہے گریہ و ماتم
بیمارِ کربلا کو کبھی چین نہ آیا

یہ فیضِ فاطمہؑ ہے کرم ہے حسینؑ کا
جو ہے غمِ حسینؑ کڑی دھوپ میں سایہ

ہر غم سے چاہتا ہے شکیبؔ آدمی نجات
لیکن غمِ حسینؑ کو ہے دل میں بسایا

☆☆☆☆☆

انصار ہیں نہ اقربا

انصار ہیں نہ اقربا قیدی بنی آلِؑ عبا
ٹوٹی کمر شبیرؑ کی بھائی جواں مارا گیا
شاہِ امم یک و تنہا خیموں میں ہے ماتم بپا
چھلنی ہوا سارا بدن کاٹا گیا ودکھا گا!
تاریک ہے سارا جہاں زینبؑ ہوئی بے آسرا!
گردن میں ہے طوق گراں زنجیر پا زین العباؑ
ہے شام کے دربار میں بیٹی علیؑ کے بے ردا
آنکھوں سے ہیں آنسو رواں پیشِ نظر ہے کربلا
جو ہے شہِ دیں کا شکیبؔ اس کو اجل کا خوف کیا

☆☆☆☆☆

اکبرؑ کے پھول ہیں علی اصغرؑ کے پھول ہیں

اکبرؑ کے پھول ہیں علی اصغرؑ کے پھول ہیں
دشت بلا میں سبطِ پیمبرؐ کے پھول ہیں

اجڑا چمن ہے فاطمہ زہراؑ کا دشت میں
غلطاں لہو میں ساقیٔ کوثر کے پھول کے ہیں

قاسمؑ کی لاش گھوڑوں سے پامال ہو گئی
وہ خزاں میں ساقیٔ کوثر کے پھول ہیں

دسویں کو باغِ فاطمہ زہراؑ اجڑا گیا
تپتی ہوئی زمیں پہ پیمبرؐ کے پھول ہیں

بکھرے ہوئے ہیں وہ جو سوئے دشتِ کربلا
ایک رات کی دلہن کے مقدر کے پھول ہیں

دریا جو ہے اداس تو موجیں ہیں نوحہ خواں
پیاسے درِ خیام پیمبرؐ کے پھول ہیں

خوشبو شکیبؔ ہے جو فضا میں بسی ہوئی
کرب و بلا میں نفسِ پیمبرؐ کے پھول ہیں

من نوحہ کناں شاہِ شہیداں کے عزادار

من نوحہ کناں شاہِ شہیداں کے عزادار
سیدانیاں بے مقنعہ و چادر سرِ بازار

تنہا حسینؑ وقتِ اجل عصر کا ہنگام
سب عازم بہشت ہوئے مونس و غمخوار

خنجر گلے پہ سینے پہ شمر لعین سوار
صد پارہ قلب فاطمہ زہرا جگر فگار

حدِ نظر ہے شامِ غریباں کی اداسی
مارے گئے سب کوئی نہیں مونس و غمخوار

آلِ نبیؐ کے سر سے قیامت گزر گئی
اسباب لٹا خیمے جلے یا شہ ابرار

محشر بپا ہے چھائی ہے ہر سمت اداسی
بے مقنعہ و چادر ہوئی زینب جگر فگار

ماں حالِ پریشاں درِ زنداں علی اکبرؑ
صد رنج و الم ظلم و ستم بارِ گراں بار

زنجیر پا با طوقِ گراں سیدِ سجاد
گریہ کناں شکیبؔ بحالِ نحیف و زار

☆☆☆☆☆

تھا جو زمیں پہ آسماں

تھا جو زمیں پہ آسماں مارا گیا وہ میہماں
عباسؑ کے بازو کٹے سب مر گئے پیر و جواں
ماں ہوگئی بے آسرا مارا گیا کڑیل جواں
شبیرؑ کا سوکھا گلا اور کند خنجر الاماں
کوئی رہا نہ آسرا خیموں سے اٹھتا ہے دھواں
زنجیر پا زین العباؑ ہیں بے ردا سیدانیاں
غم کی گھٹا چھائی شکیبؔ اہلِ حرم نوحہ کناں

☆☆☆☆☆

سکھلاتے ہیں جینے کا قرینہ آنسو

سکھلاتے ہیں جینے کا قرینہ آنسو
طوفانِ بلا میں ہیں سفینہ آنسو

ملتی ہے یہ قسمت سے خدا کی نعمت
سرمایہ ہیں آنکھوں کا خزینہ آنسو

جو الفت شبیرؑ میں آنکھوں سے بہیں
وہ راہ میں ہیں خلد کی زینہ آنسو

اُس سلسلہ آشکوں کا ملے کوثر سے
اس طرح بہیں شاہِ مدینہ آنسو

بہتے ہیں جو آنکھوں سے غمِ سروؑر میں
بن جاتے ہیں مژگاں پہ نگینہ آنسو

پیاسی تھیں بہت آپ نہ ہم تھے موجود
ہیں خدمتِ عالی میں سکینہؑ آنسو

ہوگا نہ کبھی کم غمِ شبیرؑ شکیب
آنکھیں ہیں بحر اور سفینہ آنسو

بابا نشانِ عزو شرف مرکزِ ایماں

بابا نشانِ عزو شرف مرکزِ ایماں ۔۔۔ نانا رسولِ ہاشمیؐ ہیں صاحب قرآں
بھائی حسن مجتبیٰؑ ہیں جنتِ ذیشان ۔۔۔ ماں فاطمہ بتولؑ ہیں تطہیر کا نشاں

عقبیٰ یہی ہیں دین یہی راہ یہی ہیں
عظمت یہی ہیں صاحب ذی جاہ یہی ہیں

یہ نور حق ہیں ان کا سراپا خدا کا نور ۔۔۔ جو دور ہے حسینؑ سے وہ ہے خدا سے دور
آقا ہیں دو جہاں کے یہی منبع شعور ۔۔۔ شمس و قمر کا انکے ہی دم سے ہوا ظہور

مالک ہیں خلد کے ہیں یہی وجہ کائنات
ہیں راہ مستقیم یہی اور رہ نجات

دیکھیں بچشمِ غیض جو یہ جانب عدو ۔۔۔ اک شور الاماں کا عدو میں ہے چار سو
ناری کو ہو سقر میں جانے کی آرزو ۔۔۔ آئے وہ پے بہشت [illegible]

ٹھہرے [illegible] جو ان کے سامنے کس کی مجال ہے
تلوار کھینچ لیں جو یہ بچنا محال ہے

حکمِ خدا ہے پیار تو آلِ نبیؐ سے کر ۔۔۔ بیٹھے ہیں در پہ انکے فرشتے جھکائے سر
ہے آسماں زمیں پہ محمدؐ کا یہ پسر ۔۔۔ در جو حسینؑ کا ہے وہ خلدِ بریں کا در

ہر پیکرِ وفا نے یہاں سر جھکایا ہے
سب نے غمِ حسینؑ کو دل میں بسایا ہے

رنج والم میں درد کا درماں حسین ہیں　　لاکھوں میں وقتِ عصر اک انساں حسین ہیں
صادق امین صاحب ایمان حسین ہیں　　تفسیر کائنات ہیں قرآں حسین ہیں

شبیہ حق ہے بندگی کردگار ہے
عزم حسین صبر و رضا کا معیار ہے

پیاسے تھے تین روز کے گرمی کے الاماں　　خنجر چلا جو حلق پہ تھا سرخ آسماں
کہتی تھیں رو کے زینب و کلثوم بھائی جاں　　جس سمت دیکھتی ہوں قیامت کا ہے سماں

ہیں بے کس و ناچار نہیں کوئی سہارا
دشمن ہیں ہزاروں نہیں اب کوئی ہمارا

سرور ہیں شہ دیں ہیں وفادار ہیں حسین　　مشکل کشاء ہیں دین کے غمخوار ہیں حسین
سینہ سپر ہیں حق کے طرفدار ہیں حسین　　دشتِ بلا میں دیں کے مددگار ہیں حسین

مولا ہیں شہ دیں ہیں شہ تشنہ کام ہیں
ان کے حضور لاکھوں درود و سلام ہیں

اعلیٰ نسب شکیب ہیں یہ آسماں جناب　　یاسین و مزمل و طٰہٰ ان کے ہیں خطاب
علم و فضل میں انکا نہیں ہے کوئی جواب　　ان کی تجلیوں کا نہیں ہے کوئی حساب

ان کے سوا خدا کا کوئی رازداں نہیں
ان سا بلندیوں پہ کوئی آسماں نہیں

☆☆☆☆☆

ہو گئے جب شام کے زندان سے قیدی رہا

ہو گئے جب شام کے زندان سے قیدی رہا قافلہ سالار زینبؑ رنج و غم میں مبتلا
نہ کوئی غمخوار نہ مونس نہ کوئی ہمنوا کوئی بھی باقی نہ تھا مردوں میں عابد کے سوا
بے کسی تھی اور سائے موت کے حدِ نظر
تھے پریشاں حال سب اہلِ حرم خستہ جگر

ساتھ جو آئے تھے وہ سب مر گئے کڑیل جواں عابدِ بیمار تھا لاغر نحیف و ناتواں
چھائی تھی غم کی گھٹا تاریک تھا سارا جہاں وارثوں کو رو رہی تھیں پیٹ کر سر بیبیاں
گودیاں خالی تھیں اور اہلِ حرم تھے بے نوا
بیبیاں تھیں سوگ میں رنج و الم میں مبتلا

کس قدر دشوار تھا بعدِ رہائی کا سفر سو رہے تھے اقربا سب کربلا کی خاک پر
یاد کر کے بھائی کو روئے گی زینبؑ عمر بھر مر گئے قاسمؑ و اکبرؑ اور دو نورِ نظر
اب تصور بھی نہیں اک پل مجھے آرام کا
مرثیہ پڑھتی رہوں گی بھائی تیرے نام کا

گودیاں خالی تھیں بچوں سے تھیں مائیں بیقرار منہ کو آتا تھا کلیجہ بیبیاں تھیں سوگوار
نوحہ و ماتم زباں پر اور دل غم سے فگار تذکرہ شاہِ شہیداں کا تھا لب پر بار بار
لٹ گیا کرب و بلا میں فاطمہ زہراؑ کا گھر
بیبیاں کہتی تھیں ہوگی عمر اب کیسے بسر

آئیں جب بعد رہائی کربلا میں بیبیاں پیٹتی تھیں یہ سروں کو اور بندھی تھیں ہچکیاں
بین تھے سیدانیوں کے ہر طرف آہ و فغاں لٹ گئی آلِ عبا تھا سوگ میں سارا جہاں

تھے مدینے کے مسافر بے نوا بے آسرا
پیٹتے تھے یہ سروں کو رنج و غم میں مبتلا

پہنچے بیرون مدینہ جب اسیران بلا کہتی تھیں زینبؑ بھرا گھر کربلا میں لٹ گیا
کس طرح جاؤں مدینہ ہو گئی بے آسرا وارثوں کا سر سے سایہ کربلا میں اٹھ گیا

لٹ گیا کرب و بلا میں فاطمہ زہراؑ کا گھر
مبتلائے رنج و غم ہے زینبؑ خستہ جگر

دے رہا تھا یہ خبر اہل مدینہ کو بشیر تھے بہتر رن میں اور تھا لشکر اعدا کثیر
بے خطا مارے گئے پیر و جواں رن میں صغیر آئے ہیں اہل حرم پردیس میں تھے جو اسیر

جب ہوئی اہل مدینہ کو شہادت کی خبر
گونجتے تھے یا حسینا کی صدا سے بام و در

آئیں جب قبر نبی پر خاک اڑاتی بیبیاں گودیاں خالی تھیں تھا صدمہ گراں
بین کرتی تھیں لحد پر دل حزیں سیدانیاں خاک اڑاتے تھے جو واں پیر و جواں

کرتی تھیں فریاد زینبؑ قافلہ لوٹا گیا
سب جواں مارے گئے چھینی گئی سر سے ردا

مضطرب سب سے سوا تھیں جانِ زہرا حزیں — کہتی تھیں میں لٹ گئی ہے پاس اب کچھ بھی نہیں

جاں نثاروں سے ہوئی رنگین مقتل کی زمیں — حلق پہ خنجر تھا اور سجدے میں بھائی کی جبیں

چھائی تھی غم کی گھٹا اور عالم تنہائی تھی

تیرگی حدِ نظر اور فاطمہ کی جائی تھی

شام کے دربار میں جب سر برہنہ آئی تھی — سات سو کرسی نشیں تھے فاطمہؑ کی جائی تھی

بے کس و ناچار نانا بھائی کی شیدائی تھی — کوئی بھی مونس نہ تھا سر پر قیامت آئی تھی

غم اسیروں پر جو گزرے ہو نہیں سکتے بیاں

ہے شکیبؔ ناتواں اور ہے قلم گریہ کناں

☆☆☆☆☆

جناب مرزا محمد صابر شکیب کی دیگر تصانیف

سفینۃ المصطفیٰؐ	600/-
سفینۃ الفاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا	600/-
سفینۃ الآئمہؑ	600/-
سفینۃ الشہداؑ	600/-
سفینۃ العباسؑ فی باب الحوائج	600/-
مناقب علیؑ فی ہدایت الکبریٰ	600/-
جامع الہدایت فی حیات المومنین	600/-
سفینۃ الخیال (شعری مجموعہ)	200/-